لکھنؤ

تعمیرِ حیات

پندرہ روزہ

اُمّتِ محمدیہ کا امتیاز

امت اسلامیہ آخری دینی پیغام کی حامل ہے اور یہ پیغام اس کے تمام اعمال اور حرکات وسکنات پر حاوی ہے، اس کا منصب قیادت ورہنمائی اور دنیا کی نگرانی واحتساب کا منصب ہے قرآن مجید نے بہت قوت اور صراحت کے ساتھ اعلان کیا ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

(سورہ آل عمران ـ ۱۱۰)

(اے پیروان دعوتِ ایمان) تم تمام امتوں میں ''بہتر امت'' ہو جو لوگوں (کی رہنمائی واصلاح) کے لئے ظہور میں آئی ہے تم نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ پر سچا ایمان رکھنے والے ہو۔

دوسری جگہ کہا گیا ہے:

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورہ البقرہ ـ ۱۴۳)

اور اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک ''امت وسط'' بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو۔

اس لئے اس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس امت کی جگہ قافلہ کے پیچھے اور شاگردوں اور غاشیہ برداروں کی صف میں ہو اور وہ دوسری اقوام کے سہارے زندہ رہے۔ اور قیادت ورہنمائی امر ونہی اور ذہنی وفکری آزادی کے بجائے تقلید اور نقل، اطاعت وسپر اندازی پر راضی اور مطمئن ہو۔ اس کے صحیح موقف کی مثال اس شریف، قوی الارادہ اور آزاد ضمیر شخص سے دی جا سکتی ہے، جو ضرورت واحتیاج کے وقت دوسروں سے اپنے ارادہ واختیار سے وہ چیزیں قبول کرتا ہے جو اس کے حالات کے مطابق ہوں اور اس کی شخصیت اور خود اعتمادی کو مجروح نہ کرتی ہوں، اور ان چیزوں کو مسترد کر دیتا ہے جو اس کی شخصیت اور حیثیت کے مطابق نہ ہوں یا اس کو کمزور کرتی ہوں، یہی وجہ ہے کہ اس قوم کو کسی دوسری قوم کے شعائر اور امتیازات اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(از مسلم ممالک میں اسلامیت ومغربیت کی کشمکش)

۱۰ ستمبر ۲۰۰۱ء | سالانہ ۱۳۰ روپے | فی شمارہ ۶ روپے

Regd. No.LW/ NP/63
Fax No. 0522-787310
788376
R.N.I.No.UP.URD.03615/24/1/2001-Tc
Office Ph.No.787250 (Ext)18
Guest House-323864
Website : - www.nadwatululama.org, Email : - nadwa@sancharnet.in
FORTNIGHTLY Vol. No. : 1 Issue No.: 20

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA,LUCKNOW-226 007 (INDIA) Rs. 6/-

هو الشافی
ایک بار خدمت کا موقع دیں
روزآنہ سپر جاپانی کمپیوٹر کے ذریعہ
آنکھوں کی جانچ پاور، دھوپ کے
فینسی چشموں کا
ایک خاص مقام
چشمہ گھر
مہاجنی ٹولہ ڈاکخانہ روڈ، سرائے میر اعظم گڑھ
آپٹیشن ایچ، رحمن
☎ 60082

Ph.No 260433 - 242946
آپ کی خدمت میں جدید دلکش سونے چاندی کے
زیورات کے لئے
ہمارا نیا شوروم
گھنہ پیلس
حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد شمیم خاں محمد معروف خاں
ایک مینار مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

کبدون
جگر اور پتہ کی خرابیوں کو دور کرنے والا
بے نظیر سیرپ
• پیلیا، جگر اور
• پتہ کے ورم، کمزوری، درد اور
• پتھری کا بے نظیر سیرپ
KABIDOON
HASANI PHARMACY
117/41Gwynne, Road, Lucknow - 226018 Ph.: 283677
حسنی فارمیسی کی ایجنسی کے لیے رابطہ قائم کریں

AFZALS
ٹیپ کے اوپر
MAU CITY
دیکھ کر خریدیے
MAU CITY AFZALS
مئو کا بنا
نورانی تیل
درد، زخم، چوٹ کٹنے، جلنے کی مشہور دوا
انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

چشمہ ساگر
جاپانی کمپیوٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ ہوتی ہے
AUTO REFRCCTO METER AR-860
فوٹو کرامک ☆ کونٹیکٹ لینس ☆ ہائی انڈیکس ریزی لینس
فینسی پاور و دھوپ کے چشموں کا خاص مقام
ایک بار خدمت کا موقع دیں
آپٹیشن اے۔ رحمن (علیگ)
شنکر جی کی مورتی کے نزدیک، معتبر گنج اعظم گڑھ

Printed And Published by *Athar Husain* on behalf of Nadwatul Ulama
at Parekh offsetPressTagore Marg,Lucknow.u.p. Editor: *Shamsul Haq Nadwi*

پندرہ روزہ

تعمیر حیات

لکھنؤ

مجلس صحافت و نشریات دار العلوم ندوۃ العلماء

جلد نمبر ۳۸ | ۱۰ر ستمبر ۲۰۰۱ء .... مطابق .... ۲۱ر جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ | شمارہ نمبر ۲۱

نگران اعلیٰ
مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
معتمد تعلیمات دارالعلوم ندوۃ العلماء

مدیر اعلیٰ
شمس الحق ندوی

مدیر معاون
سید محمود حسن حسنی ندوی

مجلس مشاورت
مولانا نذر الحفیظ ندوی
مولانا عبداللہ حسنی ندوی
مولانا محمد خالد ندوی
ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

زر تعاون

سالانہ ---=/۱۳۰ روپے
فی شمارہ ---------=/۶ روپے

بیرونی ممالک فضائی ڈاک
ایشیائی، یورپی، افریقی
وامریکی ممالک ...... ۳۰ ڈالر

بیرونی ممالک بحری ڈاک
بحری ڈاک جملہ ...... ۱۵ ڈالر

☆☆☆

نیچے بنے دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ =/130 روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں

نمبر

گذارش

خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے وقت کوپن (پیغام سلپ) پر خریداری نمبر کے ساتھ مکمل نام و پتہ ضرور لکھیں خریداری نمبر ہر پتہ کی سلپ پر لکھا رہتا ہے اگر آپ جدید خریدار ہیں تو اس کی صراحت ضرور کریں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے

(منیجر)

خط و کتابت کا پتہ

منیجر تعمیر حیات پوسٹ باکس نمبر ۹۳ ندوۃ العلماء، لکھنؤ (۲۲۶۰۰۷) یوپی

ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں۔

پرنٹر پبلیشر اطہر حسین نے پاریکھ آفسٹ میں طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء، لکھنؤ سے شائع کیا۔

حامد خوشنویش۔ کمپیوٹر کتابت مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

اہل ایمان میں فواحش و منکرات کا رواج

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النور)

جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہ آیت ایک معجزہ ہے: جس وقت یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی تھی، مدینہ طیبہ کے محدود معاشرے میں ایک خاص واقعہ پیش آیا تھا اس واقعہ کا لوگ اپنی مجلسوں میں چرچا کرنے لگے، مجلسیں کتنی بڑی تھیں، وہ واقعہ کتنا بڑا تھا، کن افراد سے ان کا تعلق تھا، یہ ساری چیزیں ایسی تھیں کہ قرآن مجید کی اس آیت کی وسعت اس سے زیادہ تھی۔ وہ قرنوں سے بڑھ کر بلکہ تاریخی اور جغرافیائی فاصلوں سے آگے بڑھ کر کچھ اور چاہتی تھی، آج ہم اس آیت کی تفسیر دیکھ رہے ہیں "اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فواحش اور منکرات کی محبت کا رواج ہو، اس کا تصور آج صحافت، ٹیلی ویژن، ریڈیو، کے اس دور میں ناولوں کے اس دور میں، کلچر اور فلم کی ترقی کے اس دور میں اور لٹریچر اور فلسفوں کے اس دور میں اس کی جیسی تفسیر نہیں، بلکہ تصویر دیکھی جا سکتی ہے، کسی اور زمانہ میں مشکل ہے مدینہ کے اس ماحول میں لوگوں نے ایمان بالغیب سے کام لیا ہوگا۔ اور انھوں نے اس کا انطباق کیا ہوگا کسی مخصوص واقعہ پر لیکن آج دنیا کی ساری طاقتیں جس طرح "اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ" پر لگی ہوئی ہیں اس کا اس سے پہلے کیا اندازہ ہو سکتا تھا۔

ہمارے معاشرے میں تخریبی طاقتیں جس طرح اخلاقی انارکی اور بغاوت پھیلا رہی ہیں ان کے پاس وہ وسائل ہیں جو رات کو دن اور دن کو رات ثابت کر سکتے ہیں، نور کو ظلمت اور ظلمت کو نور بنا سکتے ہیں۔

دنیا کی سیاسی، اقتصادی، اور اجتماعی تنظیمات سب کا حال یہی ہے، یورپ، امریکہ اور روس کی حکومتوں کو دیکھئے، اسی کے ساتھ مشرقی حکومتوں کو بھی دیکھئے کہ وہ فاسق الخیال اور فاسد المقصد جن کے مقاصد تخریبی، جن کی زندگی فاسد، جن کے اخلاق خراب، جن کے افکار و خیالات فاسد، ان سبھوں نے ایک اجتماعی نظام بنا لیا ہے اور وہ اجتماعی نظام قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کر رہا ہے۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ اس گروہ کا جادو چل رہا ہے جس کے ہاتھ میں ابلاغ کے ذرائع ہیں جن کی تعریف قرآن نے ان الفاظ میں کی ہے۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ نور)

جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

ماخوذ: از قرآنی افادات ص ۴۵۹

عذاب الٰہی کے اسباب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا۔ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرابیں پی جائیں گی۔

(حدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

۱	اہل ایمان میں فواحش ومنکرات کا رواج	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	۲
۲	سیاسی کشمکش (اداریہ)	ع۔ ع۔ ن	۵
۳	صالح اسلامی معاشرے کی تشکیل میں ماں کا کردار	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۶
۴	یورپ کے اپنے مسائل	مولانا واضح رشید ندوی	۱۰
۵	اولاد کی تعلیم وتربیت کی فکر والدین کا اولین فریضہ	مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری	۱۳
۶	دارالعلوم ندوۃ العلماء دل دردمند اور فکر ارجمند کا حسین امتزاج	مولانا محمد فاروق ندوی کا انٹرویو	۱۵
۷	ٹی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرتناک واقعہ	(ماخوذ)	۱۹
۸	قرآن کریم ہدایت کا ضامن ہے	شیما عبدالرسول	۲۰
۹	اٹھو کام لو عقل وہوش وخرد سے (نظم)	امۃ اللہ تسنیم صاحبہؒ	۲۱
۱۰	سوال وجواب	محمد طارق ندوی	۲۲
۱۱	عالم اسلامی تعارف۔ حالات۔ مسائل	رافت محمود ندوی	۲۳
۱۲	رائے بریلی میں مسابقۂ خطابت (رپورٹ)	سید محمود حسن حسنی ندوی	۲۷
۱۳	عالمی خبریں	سید اشرف ندوی	۲۹
۱۴	مطالعہ کی میز پر	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	۳۰
۱۵	قارئین تعمیر حیات سے گزارش	(ادارہ)	۳۱

شرائط ایجنسی

۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔

۲۔ فی کاپی Rs. 15/= کے حساب سے زر ضمانت روانہ کرنا ضروری ہے۔

۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

۱۔ تعمیر حیات کا فی کالم فی سینٹی میٹر اندرونی صفحہ Rs. 30/=

۲۔ تعمیر حیات کا فی کالم فی سینٹی میٹر پشت پر رنگین صفحہ Rs. 40/=

۳۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر متعین ہوگا۔

۴۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے

۵۔ انٹرنیٹ اور تعمیر حیات دونوں کا نرخ اشتہار فی کالم فی سینٹی میٹر Rs. 80/=

بیرون ملک کے نمائندے

مدینہ منورہ
Mr.TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No.842
Mdina Munawwara(K.S.A)

برطانیہ
Dr.M.AKRAM NADWI Sb.
Oxford Center for Islamic Studies
George Street
Oxford Ox1 2AR ,U.K.

ساؤتھ افریقہ
Mr.M.YAHYA SALLO NADWI Sb.
P.O.Box No.388 Vereninging.(S.Africa)

قطر
Mr.ABDUL HAI NADWI Sb.
P.O.Box.No.10894, Doha-Qatar

دبئی
Mr.QARI ABDUL HAMEED NADWI Sb.
P.O.Box No.12525, Dubai(U.A.E)
Ph.No.3970927

پاکستان
Mr.ATAULLAH Sb.
Sector A-50 Near Sau Quater
H.No.109 Town Ship kaurangi
Karachi-31(Pakistan)

امریکہ
Dr.A.M.SIDDQUI Sb.
98-Conklin Ave.Woodmere
New York 11598(U.S.A)

Website:www.nadwatululama.org
E-mail Address: nadwa@sancharnet.in

اداریہ

سیاسی کشمکش

ع۔ ع۔ ن

اس ملک میں الکشن کا موسم آگیا ہے اخلاقِ انسانی اور ضمیر وشرافت تو دور کی باتیں ہیں اور ان کا وجود کسی ڈکشنری میں مل سکتا ہے دستورِ ہند کی باتیں بھی دستور کی فائلوں میں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ حقیقی صورت حال یہ ہے کہ مسلم دشمنی میں کون اپنے آپ کو آگے دکھاتا ہے۔ کرسی اسی کی ہے۔ حکومت کے ایوان تک رسائی اسی ذریعہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔ بابری مسجد کے ڈھائے ہوئے ملبوں پر چڑھ کر اور مسلمانوں کی لاشوں کو زینہ بنا کر راج بھون کی سیڑھیوں تک لوگ پہلے پہنچ چکے ہیں، اب متھرا، کاشی کی مسجدوں، اس کے بعد تاج محل، جامع مسجد کو منہدم کرنے کے عزائم کا اعلان اور شازشوں کا مسلسل پلان بن رہا ہے اور لوگ اس کو اپنائیں گے۔ اس کا جھنڈا ترکشوں کے ساتھ لے کر یاترا کریں گے۔ چند صوبائی لیڈروں کی نظر میں مسلمانوں کے ووٹ بھی ہیں، ان کی ہمدردی کے حصول کے لئے چند بیانات، کچھ مشاعرے، کہیں مسلم لیڈروں کی پذیرائی، گاندھی جی کی دوررس سیاست کے حوالے، اور "اللہ ایشور تیرے نام" کے منتروں کا گایا جانا کام آسکتا ہے تو اس کو کام میں لائیں گے۔

تقسیم ہند اور قیام پاکستان سے بہت پہلے جس نصاب تعلیم نے نئی نسل کی تعمیر کی ہے اس نصاب تعلیم ہی کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف اہل وطن کے جذباتِ عداوت بھڑکانے میں دو نسلیں گزر چکیں۔ موجودہ نسل کا جو بھی فرد سرکاری عہدوں اور پولیس کے محکموں کا ذمہ دار ہے وہ اسی طرح کے نصاب تعلیم کی کتابیں پڑھ کر آگے بڑھا ہے، اس کی ذہنی پرورش اسی ماحول میں ہوئی ہے، تاریخ کو مسخ کر کے حکومت وقت نے غسل دماغی کا کام انجام دیا ہے۔

ادھر مسلمانوں کا معاملہ نرالا ہے۔ امریکہ کے ایک علاقہ نیو یارک میں یہودی اکثریت رکھتے ہیں۔ تعداد وشمار کی حیثیت سے شمالی و جنوبی امریکہ میں وہ چار فیصد بھی نہیں ہیں مگر امریکہ کا صدر ان کی مرضی کے مطابق منتخب ہوگا۔ اسرائیل کو مضبوط سے مضبوط کرتا جائے گا۔ صدر کی نکیل اس کے ہاتھ میں ہے یہاں گئی گزری حالت میں اور مردم شماری کے خانوں کو غلط طور پر پُر کرنے اور قصداً مسلمانوں کی تعداد کم دکھانے کے بعد بھی ۱۲ر فیصد مسلمان ہیں۔ جو الکشن میں پاسنگ کا کام دے سکتے ہیں۔ مگر ٹولیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ وہ بلوائیوں کے ہاتھوں اپنے گھروں کو تباہ کرا سکتے ہیں۔ اپنی پوری آبادی کو تہس نہس کرا سکتے ہیں۔ مگر ایک رائے پر جمع نہیں ہوسکتے۔ مثال دوں تو اپنے بھائیوں کو برا لگ جائے گا۔ آل انڈیا قسم کی جماعتیں ہمارے یہاں کم نہیں ہیں۔ جمعیۃ العلماء، جماعت اسلامی، مسلم مجلس، مسلم مجلس مشاورت، ملی کونسل، ملی پارلیمنٹ۔ گروہی اور مسلک کے اختلافات کی بنیاد پر قائم شدہ جماعتیں الگ ہیں۔ سب کا قبلہ ایک، قرآن ایک، حدیث ایک، مگر ہر ایک کا دل دوسرے سے الگ، ہر ایک کی ناک اونچی، ہر ایک کا نصب العین مختلف اور دعوت سب کی ایک وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا اور ہر ایک کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ حبل اللہ مرے کعبۂ اقتدار تک منتہی ہوتا ہے۔

صالح اسلامی معاشرے کی تشکیل میں ماں کا کردار

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

اللہ تعالیٰ کی اس سرزمین پر انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا گیا ہے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے رب کی اطاعت وفرمانبرداری کے دائرہ میں رہکر اپنے دنیوی معاملات خواہ اقتصادی ہوں یا سیاسی، اجتماعی ہوں یا انفرادی، علمی ہوں یا ثقافتی ہر میدان میں مفید اور موثر ذرائع اختیار کرسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم بھی دیا اور عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ مدنی زندگی میں آپ ﷺ نے اپنے اعمال وافعال کا جو مقدس اور ابدی نمونہ چھوڑا ہے وہ تا قیامت آنے والے مسلمانوں کے لئے اخلاقی، دینی، سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تنظیم وتعمیر میں کلیدی رول ادا کرے گا۔ اور ہر علاقے میں اور ہر زمانہ میں اسوہ نبوت اسلامی معاشرے کی تشکیل کیلئے خشت اول کی حیثیت رکھے گا۔ اسلامی معاشرے کے دینی امور کی بنیاد قرآن وسنت سے مستنبط احکامات پر رکھی جائے گی اور عام امور کی بنیاد رسول ﷺ اور آپ کے مقدس صحابہ کرام کے اسوہ حسنہ اور ان کی زندگی کے تابندہ نقوش پر رکھی جائے گی۔

اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے میدان عمل

اجتماعی نقطۂ نظر سے اسلامی معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کے لئے کیا جانے والا عمل ہر زمانے اور ہر علاقے میں تین دائروں میں منقسم رہا ہے۔

(۱) پہلا دائرہ گھریلو زندگی کا ہے جس کی ذمہ داری والدین اور گھر کے بڑے بوڑھوں پر عاید ہوتی ہے جس میں سب سے مقدم باپ ہوتا ہے جو پورے خاندان کا خانگی لحاظ سے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کے بعد ماں ہوتی ہے جو دراصل گھر کی حقیقی نگراں اور تمام امور کی دیکھ بھال کرنے والی ہوتی ہے۔ بچہ کی پہلی تربیت گاہ جہاں اس کی شخصیت کی ابتدائی تعمیر وتشکیل ہوتی ہے یہی گھریلو زندگی ہے، یہیں اس کے اندر اسلامی عقائد وخیالات اور اخلاقی قدروں کی محبت جاں گزیں ہوتی ہے اور یہ سب کچھ والدین کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا دائرہ مدرسہ کا ہے جب بچہ نشونما کے ابتدائی مرحلے سے گزر جاتا ہے، اور اسکی شخصیت کے ابتدائی خط وخال ابھر آتے ہیں تو وہ مدرسہ کی چہار دیواری میں قدم رکھتا ہے پھر وہاں اسے زندگی کے حقائق و مسائل کی شد بد حاصل ہوتی ہے اور وہ تمام چیزیں سیکھتا ہے جس کا مستقبل کی زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے، یہیں پر اس کی تربیت اور شخصیت کی تعمیر وتشکیل پائے تکمیل کو پہونچتی ہے۔

(۳) تیسرا دائرہ عام اجتماعی مسائل کا ہے جسے معاشرتی دائرہ بھی کہہ سکتے ہیں اس میں انسان اس وقت داخل ہوتا ہے جب مدرسہ سے فارغ ہوجاتا ہے، یہاں تہذیب ومعاشرہ کے مسائل سے دوچار ہوتا ہے اور انھیں قریب سے دیکھتا ہے، عمل کے میدان سے گزرتا ہے تجربات و مشاہدات کے مراحل سے گزرتا ہے یہاں تک

> اسلامی تاریخ میں بھی مسلم ماؤں نے بڑا شاندار رول ادا کیا ہے، جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، چنانچہ اگر بڑی بڑی اسلامی شخصیات کا جائزہ لیا جائے تو وہاں بھی ایک پختہ عزم و یقین کی مالکہ، اور راسخ العقیدہ مومنہ کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ بہتوں نے اپنی ڈائریوں، آپ بیتیوں، سرگزشتوں اور کتابوں میں اس کا ذکر بھی کیا ہے، جیسا کہ مشہور اسلامی مفکر سید قطب شہید اپنی شہرہ آفاق کتاب التصویر الفنی فی القرآن کے مقدمہ میں اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی لئے بعض حکماء نے یہ لکھ دیا کہ ہر عظیم مرد کے پیچھے ایک عظیم عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔

کہ اس کی شخصیت اس میں گھل مل جاتی ہے بلکہ اسی میں ڈھل جاتی ہے حتی کہ وہ معاشرہ کی عظیم عمارت کی ایک اینٹ بن جاتا ہے اور درحقیقت یہیں پر اسکی گھریلو تربیت اور مدرسہ کی تربیت کے ثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔

گھریلو ماحول بچے کی تربیت کا اہم میدان

تربیت کے ان تینوں دائروں میں سب سے زیادہ متاثر کرنے والا اور صلاحیتوں کو پروان چڑھانے والا گھریلو ماحول کا دائرہ ہے جس کی نگرانی والدین کرتے ہیں۔ ماں براہ راست اس میں دخل انداز ہوتی ہے، اور باپ جوکہ پورے خاندان کی کفالت کرتا ہے وہی اس کی نگرانی کی اساس اور اصل روح ہوتا ہے، یہ روح اس ابتدائی مرحلے میں پورے طور پر جاری وساری ہوتی ہے، بچہ اسی مرحلے میں اس نرم گندھی مٹی کی طرح ہوتا ہے جسے انفرادیت اور اجتماعیت کے کسی بھی قالب میں ڈھالا جاسکتا ہے، جس طرح کمہار نہایت صفائی اور کاریگری کے ساتھ گندھی ہوئی مٹی سے مختلف قسم کے کھلونے اور برتن بناتا ہے۔ بچے کی اسی اٹھان اور صلاحیت کی جانب رسول ﷺ اس حدیث پاک میں اشارہ فرماتے ہیں کل مولود یولد علی فطرة الاسلام فابواه یمجسانه أو یهودانه او ینصرانه ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے مجوسی، یہودی، اور نصرانی بناڈالتے ہیں۔ اور بچوں کے اس عمر کی اسی اہمیت کے پیش نظر حدیث پاک میں جگہ جگہ بچے کی تربیت اور تادیب وتنبیہ اور نماز سے غفلت برتنے پر زجر وتوبیخ کی تاکید آئی ہے اور وہ بھی عام طور سے اسلام کے کسی خاص حکم کے ساتھ۔ تجربات ومشاہدات بھی بتاتے ہیں کہ بچپن میں جس کی نماز کی عادت پڑ گئی وہ زندگی بھر نماز کا پابند رہا۔

بچہ بچپن کی ہر بات قبول کرتا ہے

بچے کی طبعیت اور اس کی نفسیات اپنے گھریلو ماحول میں، ارد گرد کے واقعات والدین کی نقل وحرکت اور اہل خانہ کے اعمال وافعال سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ اس کی اولین کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ دیکھ اور سن رہا ہے اسے سمجھے اور جس چیز کو پسند کرتا ہے اسکی نقالی کرے کیونکہ وہ اس دنیا میں نیا ہوتا ہے، اپنے اردگرد کی تمام چیزوں کو زندگی میں پہلی بار دیکھتا ہے اور کائنات کے رنگا رنگ مظاہر اور گوناگوں مناظر سے غایت درجہ دلچسپی لیتا ہے، اپنے والدین کی محبت ونگرانی کے سائے تلے ان مظاہر ومناظر کا مشاہدہ اور مطالعہ کرتا ہے، ان کی باتوں کو سنتا ہے اور نئی زندگی کے متعلق ان کی ہدایات وتوجیہات کو قبول کرتا ہے، ان کے اعمال وافعال کے ساتھ اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ والدین کے سلسلہ میں بچہ کی مثال اس پہلی محبت کی طرح ہے جو محبت سے خالی دل میں گھر کر جاتی ہے، عربی شاعر کہتا ہے۔

اتانی هواک قبل ان اعرف الهوی
فصادف قلبا خالیا فتمکنا

ترجمہ: تیری محبت میرے پاس اس وقت آئی جب میرا دل کسی اور کی محبت سے نا آشنا تھا اس لئے تیری محبت میرے دل میں جاں گزیں ہوگئی۔

چنانچہ بچہ کا خالی دل ودماغ بھی اس مرحلہ میں جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے اس سے متاثر ہوتا ہے اور جسے قابل احترام سمجھتا ہے اسکی باتوں کو قبول کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بچے کے نزدیک والدین کی شخصیت سب سے زیادہ عظیم اور مقدس ہوتی ہے، حتی کہ پہلی بار جب والدین کی طاقت وقوت کا مظاہرہ دیکھتا ہے تو اسے دنیا میں سب سے زیادہ بااختیار اور طاقتور تصور کرتا ہے، اسی طرح جب والدہ کی فہم وفراست کا مشاہدہ کرتا ہے تو اسے دنیا میں سب سے زیادہ ذہین تصور کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انکی باتوں کو غور سے سنتا، اور مانتا ہے۔ ان کے عقائد وافکار اور زندگی کے بارے میں تصورات وخیالات پر ایمان لے آتا ہے، اس لئے والدین کو چاہئے کہ بچے کے اندر صحیح انسانی احساسات اور قدروں کی جڑیں مضبوط کریں اور اس کے دل ودماغ میں خالص اسلامی عقیدہ کو بٹھائیں اور اچھے اخلاق وسیرت سے اسے آراستہ کرنے میں اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ والدین بچے کے اندر ایمان وعقیدہ کی جو بنیاد ڈالتے ہیں۔ اور اس پر انسانیت اور آدمیت کا جو رنگ چڑھاتے ہیں اس کے اثرات بہت دیرپا ہوتے ہیں اس کے مظاہر زندگی کے تمام مراحل میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ رنگ آسانی سے نہیں مٹتا، اسی لئے بچے کے شعور کی منزل میں قدم رکھنے کے بعد بچپن میں پیوست نقوش مٹانے کی جو بھی کوشش کی جائے وہ عموماً ناکام رہے گی۔ عرب

کا مشہور شاعر ابو تمام کہتا ہے ۔

نقل فؤادک حیث شئت من الھوی
ما الحب الا للحبیب الاول

ترجمہ: تم اپنے دل کو وادی محبت میں جتنا بھی پھراؤ تمھیں اختیار ہے لیکن محبت تو صرف پہلے ہی دوست کی دل میں سماتی ہے۔

اہل بصیرت اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت اور زندگی کے اس نازک مرحلہ میں اس کی اسلامی شخصیت کی تعمیر وتشکیل پر جو توجہ صرف کرتے ہیں اسکا راز بھی یہی ہے کہ بچہ اس مرحلہ میں آسانی کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے لگتا ہے اسے جس راہ میں لگایا جاتا ہے لگ جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کی نفسیات اور عقلیات کے سمجھنے میں غلطی ہو۔ کیونکہ جو بات بچے کی محدود عقل سے بالاتر یا اس کے طبعی قویٰ سے میل نہ کھاتی ہو اس سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے، بلکہ بسا اوقات بچے کی طبیعت پر اس کے الٹے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کا ذہن بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اب اگر بچپن میں ان کی کھل کر مخالفت نہ کر سکا تو جب سن شعور کو پہونچے گا اور ان کی گرفت سے آزاد ہوگا تو اعلانیہ اس کی مخالفت کرے گا اور گھریلو ماحول میں جو کچھ بھی سکھایا پڑھایا گیا تھا ان پر پانی پھیر دیگا اور والدین کی تمام محنتیں اور مشقتیں رایگاں جائیں گی لہٰذا بچوں کو مخاطب کرتے وقت ان کی محدود عقل وفہم کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے کیونکہ اس عمر میں ان کے اندر پیچیدہ اور الجھے ہوئے مسائل کے سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ایسے وقت میں محبت ونرمی اور بقدر ضرورت سختی اور تھوڑا بہت دباؤ زیادہ مفید ہوتا ہے۔

بچوں کی تربیت میں ماں کی اہمیت

ماں بچے کی صحیح پرورش اور اس کے اخلاقی سدھار میں باپ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے کیونکہ ماں بچے کی فطری ضروریات اور مسائل سے زیادہ باخبر ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ بچے کو زیادہ آرام وسکون بھی پہونچاتی ہے، بچہ دیکھتا ہے کہ ماں اس کے راحت وآسائش اور اس کی طفلی خواہشات اور جذبات کا سب سے زیادہ خیال رکھتی ہے اور وہی اس سے سب سے زیادہ شفقت ومحبت کرتی ہے اس لئے اس کی نظر میں ماں کی شخصیت بہت عظیم ہوتی ہے وہ اس کی باتوں کو مانتا ہے اور اسکی پوری زندگی پر ماں کی سحر انگیز شخصیت کی گہری چھاپ ہوتی ہے۔ تاریخ کی بہت سی اہم شخصیتوں نے اپنی شخصیت کی تعمیر وتشکیل میں جہاں اور عناصر وعوامل کا ذکر کیا ہے وہیں اپنی ماں کی بے پناہ مامتا ومحبت اور اسکی مشفقانہ تربیت ورہنمائی کا بھی خاص طور سے ذکر کیا ہے۔

ہر مرد کے پیچھے ایک عظیم عورت کا ہاتھ ہوتا ہے

دراصل معاشرہ کے ثقافتی اقدار وروایات کے تحفظ میں ماں کا اہم کردار ہوتا ہے وہ گھر کی بے تاج ملکہ ہوتی ہے، اور پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ گھر ہی میں دراصل انسانوں کی وہ نسل تیار ہوتی ہے جو مستقبل میں زندگی کی باگ ڈور سنبھالتی ہے۔ ہندوؤں کے گھروں کے بارے میں ارباب نظر کہتے ہیں کہ انکے گھروں کی عورتوں نے اپنی ہندی زبان کو سنبھالے رکھا، وہ جو کچھ بولتی اور لکھتی تھیں ہندی زبان ہی میں بولتی اور لکھتی تھیں چنانچہ اسلامی حکومت کے سقوط کے بعد جب ان گھروں میں پلنے والے افسران نے زمام حکومت سنبھالی تو چند ہی دنوں میں ان کی زبان تر وتازہ اور عناصر زندگی سے بھرپور دوبارہ لوٹ آئی اور اس وقت اس کے اندر عمومی زندگی میں استعمال ہونے کی پوری صلاحیت موجود تھی۔

اسلامی تاریخ میں بھی مسلم ماؤں نے بڑا شاندار رول ادا کیا ہے، جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، چنانچہ اگر بڑی بڑی اسلامی شخصیات کا جائزہ لیا جائے تو وہاں بھی ایک پختہ عزم ویقین کی مالکہ، اور راسخ العقیدہ مومنہ کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ بہتوں نے اپنی ڈائریوں، آپ بیتیوں، سرگزشتوں اور کتابوں میں اس کا ذکر بھی کیا ہے، جیسا کہ مشہور اسلامی مفکر سید قطب شہید اپنی شہرہ آفاق کتاب التصویر الفنی فی القرآن کے مقدمہ میں اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسی لئے بعض حکماء نے یہ لکھ دیا کہ ہر عظیم مرد کے پیچھے ایک عظیم عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔

بچوں کے طبعی میلانات اور رجحانات

بچوں کو سنسنی خیز، عجیب وغریب اور دل چسپ کہانیاں سننے کا بیحد شوق ہوتا ہے

ہوشیار والدین بچوں کی اس فطری خواہش کو ان کی دینی اور اسلامی تربیت اور اخلاقی اقدار وتصورات کی تعمیر وتشکیل کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس سلسلے میں انبیاء کرام، مجاہدین اسلام، مسلم فاتحین وسلاطین، اولیاء اللہ اور اس کے نیک وبرگزیدہ بندوں کے حالات وواقعات بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ خاص طور سے ان واقعات کے اصلاحی وتربیتی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ بہتر ہوگا کہ یہ کام گھر کی بزرگ خواتین انجام دیں، کیونکہ رات میں سونے سے قبل بچے ان کے گرد اکٹھا ہوتے ہیں تاکہ نیند آنے سے قبل جو وقت ہوتا ہے اسے کسی دلچسپ بات کے سننے میں گزار سکیں، اس طرح بچوں کو خالی اوقات میں چھوٹی آیتیں، اور مختصر دعائیں بھی سکھائی جا سکتی ہیں، اس سلسلے میں تکرار واعادہ اور سوال وجواب نہایت مفید ہوگا۔

اس طرح والدین کو چاہئے کہ بچوں کے سامنے کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اس کی نظر میں اعلی اخلاقی قدروں کی اہمیت کم ہو جائے۔ والدین کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ بچے کا ذہن اس صاف وشفاف سادہ ورق کی طرح ہے جس پر بھیگی ہوئی تحریر کا بھی عکس اتر آتا ہے خواہ وہ تحریریں اچھی ہوں یا بری۔

اسی طرح والدین کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ بچہ دوسروں کی برائیوں اور بداخلاقیوں کو دیکھنے نہ پائے، اور اگر اس طرح کا کوئی موقعہ آجائے تو اسے سمجھائیں اور بتائیں کہ اس طرح کی گندی حرکت کرنے والے معاشرہ میں اچھی نظر سے نہیں دیکھے جاتے اور نہ ہی ان کا یہ کام قابل تقلید ہو سکتا ہے اور یہ بات اس وقت پیدا ہوگی جب والدین بچوں کی دیکھ بھال کا خاص اہتمام کریں اور جب بھی موقع ملے ان باتوں کی تلقین کرتے رہیں۔ اگر بچہ کسی شخص کی تقلید میں کوئی غلط کام کر بیٹھے یا خود ہی کوئی نامناسب حرکت کرے مثلاً جھوٹ بولے، گالی دے تو والدین اس کی تنبیہ کریں، اور اس کو اس فعل کی برائی سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ یہ کام شریف انسانوں کو زیب نہیں دیتا اس سلسلے میں بزرگوں کی سیرت اور واقعات کی مثالیں تیر بہدف ثابت ہوں گی۔

بچوں کی اصلاح کے لئے خیر کے ذرائع

یہاں پر ایک خاص چیز اور قابل توجہ ہے وہ یہ کہ آج کے جدید مغربی تہذیب وتمدن نے دنیا کے بہت سے معاشروں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے جس کی وجہ سے ان معاشروں کے افراد کی زندگی گوناگوں مسائل میں الجھ کر رہ گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ والدین کو بچوں کی تربیت اور مناسب دیکھ بھال کی فرصت ہی نہیں ملتی وہ ہر وقت روزی روٹی کی فکر میں لگے رہتے ہیں روزآنہ صبح سویرے گھر سے رزق کی تلاش میں نکل جاتے ہیں، بہت سے صاحب استطاعت والدین اپنے بچوں کو دائیوں کے حوالے کر جاتے ہیں یا انہیں نرسری اسکولوں کے سپرد کر جاتے ہیں اس کا آسان حل یہ ہے کہ جنھیں اس طرح کے مسائل کا سامنا ہو انھیں چاہئے کہ نیک صالح دائیوں کا انتخاب کریں، اس طرح اچھے ماحول کے حامل نرسری اسکول کا انتخاب کریں، خصوصاً ان کے رجحانات ونظریات کو ضرور پرکھیں اور اس کی مکمل رعایت کریں، مثلاً یہ دیکھیں کہ کیا اسکے منتظمین صحیح العقیدہ اور اچھے اخلاق کے حامل ہیں کہ نہیں؟ اور معاشرہ میں ان کو کیا حیثیت حاصل ہے؟ اور عوام انھیں کس نظر سے دیکھتی ہے؟

حرفِ دانش

اچھی صورت دل کو متاثر کرتی ہے جبکہ اچھی سیرت روح کو جیت لیتی ہے۔

(مولانا جلال الدین رومیؒ)

بمبئی کے قارئین "تعمیر حیات" سے

بمبئی کے قارئین "تعمیر حیات" حضرات سے گذارش ہے کہ "تعمیر حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں، وہاں اُن کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائیگی۔

ALAUDDIN TEA
Tea Merchants
44, Haji Building,
S.V. Patel Road, Null Bazar, Mumbai 400 003.
Tele: Add CUPKETTLE Tel.: 346 0220 / 346 8706
Tel.(R): 309 5852

۱۴ نمبر اور ۱۲×۷ کی اسپیشل چائے استعمال کیجئے۔

یورپ کے اپنے مسائل

تحریر :- مولانا سید واضح رشید ندوی
ترجمہ :- محمد وثیق ندوی

مغربی تہذیب و تمدن کی ترقی اور بالادستی، مغرب کے سیاسی غلبہ اور اس کے نظام تعلیم و تربیت کی وجہ سے ناقابل زوال اور ناقابل تنقید نظر آتی ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے کہ یورپ اپنے مسائل حل کرنے کے بعد پوری دنیا کی قیادت کی قوت و صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر یورپ کی سیاسی اور اجتماعی اور قومی حالت کا غیر مرعوب ذہن سے جائزہ لیا جائے تو ایسی تصویر سامنے نہیں آتی ہے جس سے مستقبل کے بارے میں کچھ نیک توقعات وابستہ کی جا سکیں بلکہ جو تصویر سامنے آتی ہے وہ مشرق کی تصویر سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔

جن ملکوں پر یورپ کے اثرات زیادہ غالب رہے ہیں وہاں ذاتی مفاد اور عصبیت کی وجہ سے ظلم و ستم اور حق تلفی عام ہو رہی ہے، علاقائیت اور قومیت کی بنیاد پر عداوتیں پروان چڑھ رہی ہیں، رنگ و نسل اور زبان و تہذیب کے جھگڑے رونما ہو رہے ہیں اور کمزور طاقتور کے ظلم و تشدد کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے، مظلوموں اور اقلیتوں کا زبردست استحصال ہو رہا ہے۔ اس جاہلیت کے آثار زندگی کے ہر میدان میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور وہ نظام زندگی ختم ہوتا جا رہا ہے، جس میں انسانی اخلاقی اور سماجی زندگی گذارتا تھا، جس سے اجتماعی مزاج بنتا تھا۔ دنیا کے ہر حصے میں آج امتیاز و تفریق کے اسباب و محرکات سر اٹھا رہے ہیں پوری دنیا میں کشمکش، رسہ کشی، تفرقہ اندازی اور باہمی جھگڑوں کا دور دورہ ہے اور کوئی بھی ایسی طاقت نہیں ہے، جو ان پر کنٹرول کر سکے اور قابو پا سکے۔

علاقائیت اور قومیت کی بنیاد پر دنیا تقسیم ہوتی جا رہی ہے، جس کے نتیجہ میں ایک ہی ملک مختلف ملکوں میں تقسیم ہو رہا ہے اور ایک ہی قوم کے مختلف عناصر آپس میں جنگ و جدال پر آمادہ ہیں، اس میں مذہبی اور فکری عصبیت بھی سیاسی انداز سے شامل ہو گئی ہے اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے طاقت کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ افہام و تفہیم، تحمل اور تسامح کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے، یہ سارے اسباب و وسائل مغرب کی تحریکوں سے ماخوذ ہیں۔

سوویت یونین کے تار و پود بکھرنے کے بعد کمیونسٹ اتحاد زوال پذیر ہو گیا جو مغربی یورپ کے استحصال کی راہ میں رکاوٹ تھا لیکن اس کی وجہ سے دنیا دو بڑے نظاموں میں بٹی ہوئی تھی۔ دونوں نظاموں نے اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ سازی اور جاسوسی، اور تخریبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پوری دنیا میں کشمکش اور انتہا پسندی کی فضا قائم کر دی۔ ان دونوں بلاکوں میں جو ممالک شامل تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے حلیف تھے، اور دوسرے بلاک کے دشمن اور بدخواہ تھے، یہ سارے ممالک جو کسی نہ کسی بلاک سے وابستہ تھے اور جن کے مفادات مشترک تھے، اور جن کی داخلی و خارجی سلامتی محفوظ تھی، الگ ہونے کے بعد نئی تفرقہ اندازی، آپسی پھوٹ اور داخلی انتشار و خلفشار اور انارکی سے دوچار ہیں، اب ہر بلاک مختلف بلاکوں میں منقسم ہو گیا ہے، اور اندرونی کشمکش میں مزید اضافہ ہو گیا ہے، مختلف ملکوں میں جن میں تجارتی، اقتصادی، تعلیمی، اور ثقافتی میدانوں میں زبردست تفاوت ہے، وہ دوسرے ملکوں میں انتشار اور کشمکش پیدا کرنے کو اپنی سلامتی اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ان لسانی، تہذیبی، تجارتی، تعلیمی اور دینی امتیازات، رنگ و نسل علاقائیت اور قومیت کے جھگڑوں اور تعصبی رجحانات کا ہر وہ شخص مشاہدہ کر سکتا ہے جو موجودہ دور کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے، وہ کسی ایک ملک کے مختلف طبقات و عناصر سے اگر تبادلۂ خیال کرے تو دیکھے گا کہ ایک ملک کے باشندے الگ الگ دائروں میں گردش کر رہے ہیں، اور وہ زبان، تہذیب و ثقافت، رنگ و نسل، دفاعی قوت اور تجارت و معیشت کی بنیاد پر مختلف حلقوں اور طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں، یہ اختلافات و امتیازات مشرق اور مغرب دونوں حلقوں میں پائے جاتے ہیں، جن سے خود یورپ اور ترقی یافتہ ملک محفوظ نہیں، جو کچھ سابق یوگوسلاویہ میں واقع ہوا اور اب البانیہ اور مقدونیہ میں ہو رہا ہے، انڈونیشیا، ایتھوپیا، سوڈان اور صومالیہ میں اگر کشمکش ہو رہی ہے تو برطانیہ اور یورپ کے کئی ملکوں میں بھی قومی، نسلی رجحانات بڑھ رہے ہیں، ان رجحانات کا سبب یورپ کا وہ موقف ہے جو اس نے اپنے سیاسی اور اجتماعی مفادات کی وجہ سے اپنایا ہے، اور آزادی اور مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کے وسائل کے استعمال کا نظریہ ہے، اب یہ کشمکش خود یوروپین ممالک اور امریکہ میں جنم لے رہی ہے۔

جو لوگ مغربی دنیا کے حالات پر نظر رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یورپ کے مختلف ملکوں میں مفادات اور قومی و نسلی عصبیت کے رجحانات بڑھ رہے ہیں، یہ قدیم سامراجی ممالک ہیں اور ہر ملک کے الگ الگ مفادات ہیں اور اپنے اپنے ذاتی مفادات و اغراض کے حصول کے لئے ان میں ریس جاری ہے۔ یہی قومی مفادات کا اختلاف ماضی میں کئی جنگوں کا سبب بن چکا ہے، اور آج پھر قومی اغراض و مفادات کی خاطر پوری دنیا میں انتشار و خلفشار اور انارکی پھیلتی جا رہی ہے، بڑے ممالک جو مالی اور دفاعی مدد دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، چھوٹے ممالک جو ان کی مدد کے محتاج ہیں، معاندانہ رویہ رکھتے ہیں۔

یورپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ افتراق و انتشار اور اختلاف و خلفشار کے یہ بیج اس کے خود بوئے ہوئے ہیں، وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ اختلافات ماضی میں خون خرابے کا سبب بن چکے ہیں۔

یورپ میں ان سیاسی، اقتصادی تہذیبی اور نسلی جھگڑوں کے ساتھ ساتھ عیسائی بنیاد پرستوں کا ایک طاقتور عنصر بھی سرگرم عمل ہے اس عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ عنصر امریکا، جرمنی، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور اسپین بلکہ ہر یوروپین ملک میں زبردست قوت اور اثر و رسوخ کا حامل ہے۔ یورپ اس عنصر کو اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے استعمال کرتا رہا ہے اور اس کے لئے ہر ممکن وسائل فراہم کرتا رہا ہے۔ تاکہ وہ خارجی دنیا میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکے، لیکن جو ادارے عیسائی مشنریاں تیار کرتے تھے اب وہ بھی بنیاد پرستی کی تعلیم دے رہے ہیں اور اب ایک ایسی طاقت کے ظہور کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں جو سیاسی قیادت سے متصادم ہو سکتی ہے، نوجوانوں میں اپنی پیاس بجھانے، نفس کو تسکین بخشنے اور شور شرابہ والی زندگی سے اکتا جانے۔ اور بے چینی کا علاج کرنے کی غرض سے قلبی سکون حاصل کرنے کے ذرائع حاصل کرنے کا رجحان بڑھنے لگا ہے۔ اور جوں جوں مشرقی مذاہب و ادیان کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ یہ رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی علامتیں اکثر ظاہر ہوتی رہتی ہیں

کچھ عرصہ پہلے ایک انتہا پسند مذہبی گروہ نے امریکہ میں حکومت کو چیلنج کیا اور پھر خودکشی کر لی۔ اس طرح کے حامل گروہ یورپ کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں، یورپ میں ایسے نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں مادیت کے خلاف ردعمل پیدا ہو رہا ہے، اسلامی بنیاد پرستی کے خطرہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کئے جانے سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یورپ میں باہمی کشمکش کے بہت سے اسباب ہیں، ان میں سے ایک سبب یہودیوں کا زندگی کے تمام شعبوں پر غلبہ ہے جس سے غیر یہودی حلقوں میں بے چینی اور سخت ردعمل پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اور اس یہودی لابی کے تسلط و اقتدار سے نجات پانے کے آثار محسوس کئے جا رہے ہیں،

اس کے علاوہ یورپ میں سیاہ فام اور سفید فام نسلوں کے مابین اور امریکہ میں آباد دوسری نسلوں کے درمیان زبردست کشمکش بڑھ رہی ہے، دوسری طرف یورپ میں پوری دنیا پر امریکی تسلط کے خلاف ردعمل شروع ہو گیا ہے، امریکہ سے مدد لینے والے ملک بھی امریکی بالادستی کو ناپسند کرتے ہیں۔

جب سے مشرقی ملکوں میں یورپی سامراج کا آغاز ہوا ہے تب سے یورپ اپنے ملک کی خامیوں، برائیوں اور کمزوریوں سے چشم پوشی، اور دوسرے ملکوں کے عیوب و نقائص کی جستجو و تلاش کا عادی ہو گیا ہے، چنانچہ کوئی بھی مبصر یا تجزیہ نگار یورپ کی موجودہ تہذیب و تمدن کی برائیوں اور خامیوں پر، اور یورپ اس وقت جن داخلی خطرات سے دوچار ہے ان پر ذرا بھی لب کشائی نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی کوئی تبصرہ کرتا ہے بلکہ اپنی تمام تر توجہ خارجی دنیا پر مرکوز رکھتا ہے۔

یورپی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہی زندگی کے متعین اصول و ضوابط اور روایات و اقدار کے خلاف بغاوت پر ہے، مذہبی روایات و اقدار کے خلاف بغاوت کے نتیجہ میں وہاں دو رجحان پیدا ہو گئے ہیں نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو رہبانیت کی زندگی

گذارنا چاہتا ہے،
دوسرا گروہ وہ ہے جو ایسی زندگی گذارنا چاہتا ہے، جس میں ہر طرح کی آزادی ہو، اور دینی روایات و اقدار کا پاس ولحاظ نہ کرنا پڑے، اس طرح یورپین معاشرہ میں کھلا تضاد پایا جا رہا ہے، اس کے افراد بلاتفریق مرد وعورت جانوروں جیسی زندگی گذارنا چاہتے ہیں۔

اس طرح کے بہت سے نوجوان اپنی تہذیب تمدن اور ثقافت سے بغاوت کرکے مشرقی ملکوں کا سفر کررہے ہیں اور عبادت گاہوں یا قہوہ خانوں اور فحاشی کے اڈوں میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ اس طرح کے مناظر کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں، بلکہ ہر بڑے شہر میں اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اور نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو چوری ڈکیتی اور قتل وغارت گری جیسے سنگین جرائم میں ملوث ہے، نوجوانوں کا یہ گروہ مالداروں کو یرغمال بنالیتا ہے اور مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں ان کو قتل کردیتا ہے، امریکہ اور فرانس کے اندر نوجوانوں میں جرائم کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ بعض علاقوں میں شام کو نوجوانوں کے گھومنے پھرنے پر پابندی عائد ہے۔

عافیت پسند لوگ گھروں سے باہر نکلنے سے گھبراتے ہیں۔ عورتوں اور کم سن بچوں پر مظالم عام ہیں۔

مادی اور عسکری طاقت وقوت یورپ کا وہ آخری حربہ ہے جس سے یورپ اپنا ہولناک اور گھناؤنا چہرہ چھپائے بیٹھا ہے، اور مادی وعسکری طاقت وقوت کے ہی ذریعہ ان رجحانات اور خطرات پر پردہ ڈال رکھا ہے جو اس کے وجود کے لئے خطرہ پیدا کررہے ہیں لیکن نوجوانوں کا جرائم کا عادی ہوجانا اور قتل وغارت گری اور تخریبی اعمال سے لذت اندوز ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ثابت ہوجاتا ہے کہ یورپ امن وسلامتی اور خوشحال زندگی کے حصول میں بری طرح ناکام ہوگیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ یورپ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق عالمی مسائل حل کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔

ابھی حال ہی میں بہت سے عالمی مسائل جیسے خلیج، فلسطین اور بلقان کے مسائل حل کرانے میں ناکام ہوجانے کی وجہ سے اور باہم دست وگریباں طاقتوں کو ظلم وتشدد سے باز رکھنے میں بے بس اور ناکام ہوجانے کی وجہ سے یورپ کا پوری دنیا پر جو رعب ودبدبہ تھا ختم ہوتا جارہا ہے، جب یہ متفرق عناصر متحد ہوکر طاقتور ہوجائیں گے تو عسکری طاقت وقوت یورپ کو بچا نہیں پائے گی جیسا کہ یہ عسکری طاقت وقوت سوویت یونین کو بچانے میں ناکام رہی ہے۔

اب اخیر میں ہم ایک رپورٹ جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور امریکی جرائم کے متعلق کویت سے نکلنے والے ہفت روزہ عربی مجلہ "المجتمع" میں شائع ہوئی ہے، کے کچھ اہم اعداد وشمار پیش کرتے ہیں تاکہ یورپین تہذیب وتمدن سے جو لوگ مرعوب ومسحور ہیں اور امریکہ کی ترقی کا راگ الاپتے رہتے ہیں وہ اندازہ کرسکیں کہ ان کا محبوب وممدوح امریکہ انسانی حقوق کی پامالی اور جرائم کے ارتکاب میں کہاں تک پہنچ گیا ہے۔

۲ء۴۰ ملین امریکی خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کررہے ہیں، ۱۲ ملین ایسے ہیں جن کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کا کوئی ٹھکانہ نہیں، کوئی نظم نہیں، ۲۱ ملین ناخواندہ ہیں، پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے، صرف پچاس ملین امریکیوں کو ووٹ دینے کا حق ہے جبکہ امریکہ کی مجموعی آبادی ۲۰۵ ملین ہے، امریکی صدر کے عہدہ پر فائز ہونے کا حق صرف مالداروں کو ہے۔ انسانی حقوق کی کھلے عام پامالی ہورہی ہے کہ ایک ملین بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ ایک ملین امریکی بچے ملک سے باہر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور ۱۳ ملین بچے خط افلاس سے نیچے زندگی گذار رہے ہیں، اور ہر سال پانچ ہزار بچے قتل کئے جاتے ہیں جو گروہ عورتوں اور بچوں کو یرغمال کرکے امریکہ لے جاتے ہیں، وہ سالانہ سات عرب ڈالر کماتے ہیں، تازہ اعداد وشمار کے مطابق امریکہ میں ۲۰۰ ملین پرائیویٹ اسلحہ سیکٹر ہیں جبکہ ایک لاکھ سے زائد اسلحہ بیچنے والی رجسٹرڈ دکانیں ہیں ایک امریکی ایجنسی کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سال میں ستر ہزار اسلحہ استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے ۵۰ ہزار کا استعمال غیر ملکیوں پر حملہ کرنے میں ہوتا ہے اور باقی چوری، ڈاکہ زنی، اور قتل وغارت گری جیسے جرائم میں ہوتا ہے۔

روس، فرانس اور اسپین میں جرائم کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہے، اسکے علاوہ اخلاقی قدروں کی پامالی، ظلم وستم قومی سطح پر ہو یا انفرادی زندگی میں وہ خدا کے عذاب کو دعوت دینے والا عمل ہے

(باقی ص ۱۴ پر)

اولاد کی تعلیم وتربیت کی فکر

والدین کا اوّلین فریضہ

● مولانا محمد خالد ندوی غازیپوری

دنیا میں انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے، ان میں سے ایک عظیم نعمت اولاد کی نعمت بھی ہے۔ یہ نعمت اللہ تعالیٰ جس کو عطا کرتا ہے اس کے لئے جہاں یہ لازم کرتا ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور اولاد کی قدر کرے، وہیں یہ بھی ضروری قرار دیتا ہے کہ وہ اس کی تعلیم وتربیت اچھے ڈھنگ سے کرے اور برے ماحول سے بچائے، قرآن وحدیث کے اندر تربیت اولاد کے بارے میں بڑی تاکید کے ساتھ تعلیم دی گئی ہے اور یہ بات وضاحت کے ساتھ بتادی گئی ہے کہ اگر باپ نے بیٹے کی تعلیم وتربیت کی طرف سے کوتاہی کی تو یہ اس کے لئے بہت بڑے خطرے کی بات ہے کہ اس سے دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی خسارہ اٹھانا پڑے گا۔

اس لئے والدین کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں تاکہ حقوق اللہ کے ساتھ خود ان کے (والدین) حقوق بھی ادا کرسکیں۔ اگر اس میں کوتاہی ہوئی ہے تو اللہ کے یہاں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ قیامت کے روز باز پرس کی جائے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

کسی باپ نے اپنے بچے کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب یعنی اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔ (ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بچوں کا اکرام کرو اور انھیں اچھی تربیت دو۔ (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ کا باپ پر حق ہے کہ وہ اس کو اچھی تربیت دے اور اس کا نام اچھا رکھے (بیہقی)

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اپنی اولاد اور گھر والوں کو خیر وبھلائی کی باتیں سکھاؤ اور ان کو اچھی تربیت دو۔

اس سے معلوم ہوا کہ والدین اپنی اولاد کو خیر وبھلائی کی باتیں سکھائیں اور اخلاق کی بنیادی باتیں ان کی گھٹی میں ڈال دیں۔ تاکہ وہ معاشرے کا صالح فرد اور بااخلاق انسان بن سکیں ؎

ادب سے ہی انسان انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

بچے عام طور پر لاڈ پیار میں خراب ہوتے ہیں تربیت کے معاملہ میں نرمی اور سختی دونوں کی ضرورت ہوتی ہے، بچوں کے ہاتھ میں ضرورت سے زیادہ پیسہ دینا انھیں خراب کردیتا ہے، اسراف کی عادت پڑجاتی ہے، اپنے ہم جولیوں میں شیخی مارنے بلکہ احساس برتری کا مریض بن جاتا ہے، اور یہ روگ اس کی زندگی کا خاصہ بن جاتا ہے۔

اسی طرح انھیں جھوٹ بولنے چوری کرنے، گالی دینے، غیبت کرنے، امانت میں خیانت کرنے، وعدہ خلافی کرنے، شراب پینے، جوا کھیلنے، آوارہ پھرنے اور لہو ولعب میں اپنا وقت برباد کرنے سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

والدین کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ بچپن ہی سے بچے کو صاف ستھرا رکھیں، نماز کی تاکید کریں، غلط بیانی پر تنبیہ کریں، اچھے قصے سنائیں، اچھا ماحول فراہم کریں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء العلوم" میں یہ وصیت کی ہے کہ بچہ کو قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور نیک لوگوں کے واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دی جائے۔

اسی طرح بچوں کے سامنے تلخی کا کبھی مظاہرہ نہ کیا جائے، اس لئے کہ عورت ومرد کے درمیان نوک جھونک کا بچوں پر منفی اثر پڑتا ہے۔

عام طور پر بچے سات سال کی عمر میں سمجھدار ہوجاتے ہیں اس وقت ان کو خدا پرستی کے راستہ پر ڈالنا چاہیئے۔ اور ان کو نماز پڑھنے کی ترغیب دینا چاہیئے، دس سال کی عمر میں ان کا شعور کافی پختہ ہوجاتا ہے۔ اور بلوغ کا زمانہ قریب آجاتا ہے۔ اس لئے نماز کے بارے میں ان پر سختی کرنی چاہیئے، نیز اس عمر تک پہونچ جانے کے بعد انھیں الگ الگ

بستروں پر لٹانا چاہیئے ایک ساتھ لٹانے سے مفاسد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مروا اولادکم بالصلوٰۃ
وھو ابناء سبع سنین واضربوھم
علیھا وھو ابناء عشر
وفرقوا بینھم فی المضاجع (ابوداؤد)

بچے جب سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم دو۔ اور دس سال کی عمر کے بچوں پر نماز کے لئے سختی کرو اور لیٹتے وقت الگ الگ بستروں پر لٹاؤ۔

جو والدین اپنی اولاد کی قرآن وحدیث کی روشنی میں تعلیم وتربیت کرتے ہیں انہیں حافظ قرآن اور عالم دین بناتے ہیں پھر وہ قرآن وحدیث کے احکام پر عمل کرتے ہیں وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ قیامت کے دن ان کی اللہ عزوجل کے یہاں بڑی پذیرائی ہوگی۔ ان کا مقام بلند ہوگا۔ اور دوسروں پر انھیں خاص امتیاز حاصل ہوگا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ
بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ
مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ
الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ بِكُمْ فَمَا
ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا (ابوداؤد)

جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے فائق ہوگی۔ پھر تو تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے مقام بلند کے بارے میں جس نے اس پر خود عمل کیا ہو۔

آج بہت سے والدین اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم کی غرض سے ابتدا ہی سے ایسے اسکولوں میں داخل کردیتے ہیں جہاں کا ماحول دین سے بیزار ہوتا ہے اور گھر پر بھی بچوں کی دینی تعلیم وقرآن پاک پڑھانے نیز اسلامی تربیت کی فکر نہیں کرتے، ان کے لئے کتنی بڑی محرومی کی بات ہے، کل وہ بچے بڑے ہوں گے۔ ذمہ دار ہوں گے، صاحب اولاد ہوں گے۔ وہ سب کچھ ہوں گے۔ لیکن اسلام کے تقاضوں سے ناواقف ہوں گے۔ اور یہی دشمنانِ اسلام بھی چاہتے ہیں۔

دشمنان اسلام نونہالوں کے اخلاق وعقائد کے بگاڑنے اور انھیں اسلامی شریعت سے برگشتہ کرنے کی نت نئی قسم کی سازشیں کررہے ہیں۔ اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، ڈش انٹینا اور فحش لٹریچر کے ذریعہ ان کے اخلاق وکردار کو برباد کرنے کی انتھک کوشش کررہے ہیں ایسی صورت میں ماں باپ کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی دینی تربیت کی فکر کریں اور انھیں ضائع ہونے سے بچائیں اسلئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان جن کا ذمہ دار اور رکھوالا ہے انھیں ضائع کردے یعنی ان کی تربیت نہ کرے۔

بھلا اس سے بڑھ کر ضائع کرنا اور کیا ہوگا۔ اور اس سے زیادہ خطرے اور نقصان کی کیا بات ہوگی کہ بچوں کے دلوں میں انحراف اور زیغ وضلال پیدا ہوجائے اور وہ سیدھے راستے سے ہٹ جائیں؟ اس سے بڑھ کر اور کیا بربادی ہوگی کہ وہ اسلام کی مخالفت شروع کردیں، اس سے بڑھ کر ضائع کرنا اور کیا ہوگا کہ ان کے دل، عقل اور اخلاق تباہ وبرباد ہوجائیں۔

لہٰذا والدین کی سب سے اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تربیت کریں۔

بلاشبہ اسلام ہی ایسا مکمل دین ہے جس میں تعلیم وتربیت کا بہترین نظام ہے جس کو اپنا کر ہی آدمی اپنے لئے اور جملہ مخلوق کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

(بقیہ) یورپ کے اپنے مسائل

اور اس سے کم تناسب پر پیش آنے والے واقعات ماضی میں کئی قوموں کی مکمل تباہی کا سبب بن چکے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں، سب سے سنگین بات یہ ہے کہ ان بداعمالیوں کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے اور اس کی مخالفت کو قانون شکنی اور خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

(بقیہ) رائے بریلی میں مسابقۂ خطابت

لکھنؤ کو دوم انعام نقد/۹۰۰ روپئے اور سید عطاء اللہ بنگلوری (ندوہ) کو سوم انعام نقد/۷۰۰ روپئے دیئے گئے۔ نقد انعامات کے علاوہ کامیاب ہونے والے طلبا کو میڈل قلم، اور "سوانح مفکر اسلام مولانا علی میاں ندویؒ" ایک ایک عدد دی گئی اور حکم صاحبان کو بھی سوانح مفکر اسلام پیش کی گئی۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا تم جتنا دباؤ گے

دارالعلوم ندوۃ العلماء

دلِ دردمند اور فکرِ ارجمند کا حسین امتزاج

وزارتِ اوقاف قطر کے زیر اہتمام اسلامی ودعوتی کانفرنس کے موقع پر اپنے ایک انٹرویو میں مولانا محمد فاروق ندوی کا اظہار خیال

انٹرویو: عامر غرابیہ۔ نمائندہ المشرق قطر

ترجمہ:- محمد عرفان ندوی سیوانی

مولانا محمد فاروق ندوی کا تعلق جنوبی ہند کے شہر بھٹکل سے ہے۔ انھوں نے ندوۃ العلماء سے عالمیت وفضیلت کی سند حاصل کرنے کے بعد مزید استفادہ کے لئے دمشق کا سفر کیا اور مصلح وقت شیخ حسن حبنکۃ المیدانیؒ سے کسب فیض کیا پھر ندوۃ العلماء میں بحیثیت استاد تدریسی خدمات انجام دیں۔ فی الوقت مدرسہ بلال بن رباح الخیریہ (دبئی) کے مدیر توجیہی اور تعلیمی نگراں وسرپرست ہیں۔

حالیہ دنوں وزارت اوقاف قطر کی دعوت پر "موسم الدعوۃ" میں شرکت کیلئے دوحہ کا سفر کیا سفر تعلیمی وتربیتی دینی اور دعوتی لحاظ سے نہایت مبارک اور کامیاب سفر رہا۔ ندوۃ العلماء کی نمائندگی بڑے پروقار انداز میں کی ندوۃ العلماء کے طرز فکر کی صحیح اور پر اثر ترجمانی کی جس سے کانفرنس میں ممتاز دانشور اور اصحاب فکر ونظر کافی متاثر ہوئے، بحث ومناقشہ کی نشستیں رکھی گئیں مقامی اخبارات وجرائد نے انٹرویو لئے اور شاہ سرخیوں میں شائع کیا۔

ذیل میں پیش ہے قطر کی راجدھانی دوحہ کے کثیر الاشاعت مشہور ومعروف روزنامہ اخبار "المشرق" کے نمائندہ عامر غرابیہ کا انٹرویو جو انھوں نے مولانا محمد فاروق ندوی سے ندوۃ العلماء کے تعلق سے لیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہوگا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طرز فکر اور نصاب تعلیم وتربیت کو نہ صرف خلیجی ممالک بلکہ عالم اسلام میں کس قدر اہمیت اور پذیرائی حاصل ہے۔

(ادارہ)

نمائندہ مشرق:- آپ اپنے مادرِ علمی ندوۃ العلماء کے تعلق سے کچھ روشنی ڈالیں۔

مولانا:- دارالعلوم ندوۃ العلماء دراصل تحریک ندوۃ العلماء کے تابع اور قائم کردہ ہے تقریباً سو سال پہلے صوبۂ اترپردیش لکھنؤ میں اس کی بنیاد ڈالی گئی ہندوستان میں یہ صوبہ علمی وسیاسی اعتبار سے ممتاز اور زرخیز صوبہ ہے اکثر وزراء اعظم کا تعلق اسی صوبہ سے رہا ہے، مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو، اندرا گاندھی راجیو گاندھی وغیرہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کی بنیاد اپنے وقت کے جید اور اکابر علماء وصالحین کے ہاتھوں رکھی گئی جن میں پیش پیش بانی ندوۃ العلماء مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور مولانا سید عبدالحی حسنیؒ مولانا علی میاں ندویؒ تھے

نمائندہ:- دارالعلوم ندوۃ العلماء کے آغاز، خصوصیات، امتیازات، اہم خدمات کے بارے میں بتائیں؟

مولانا:- بعض خاص پہلوؤں کی وجہ سے دوسرے مدارس سے ممتاز ومنفرد ہے، اس کے لئے قدرے تفصیل کی ضرورت ہے ندوۃ العلماء کی تاسیس سے پہلے یا اس علمی فکری اور اجتماعی تحریک کے آغاز سے قبل ہندوستان میں دو تحریکیں کام کررہی تھیں، بسوء اتفاق سے دونوں ایک دوسرے کی ضد باہم متحارب ومتصادم تھیں، ایک "تحریک دیوبند" جسے مسلمانوں میں قبول عام اور عمومی شہرہ حاصل تھا۔ اس تحریک نے ہند اور اطراف ہند میں دینی اور علمی نیز سیاسی میدان میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں مسلمانوں میں بنیادی دینی و

اسلامی علوم کی نشر واشاعت میں اس تحریک نے ممتاز رول ادا کیا۔ تعلیم وتدریس کا اس کا ایک خاص طرز ونہج ہے جو قدیم نصاب درس نظامی کے نام سے عجم میں مشہور ومعروف ہے۔

دوسری طرف علی گڑھ تحریک کے نام سے جدید عصری تحریک تھی جس کے بانی وسرپرست سرسید احمد خاں تھے ماڈرن افراد اور نئی نسل میں اس تحریک کا بڑا اثر تھا۔ ان دونوں تحریکوں میں واضح ونمایاں فکری دوری تھی۔ دونوں کے درمیان قدیم وجدید کی خلیج حائل تھی، ایک کو قدامت پر فخر تھا تو دوسرے کو جدیدیت کا غرہ، ایک قدیم پر نازاں وفرحاں تو دوسرا ہر قدیم سے نالاں وگریزاں، ایک جدید علوم ترقی کا راز اور مسلمانوں کی پستی کا علاج اور ہر بیماری کے لئے تریاق قرار دیتا تو دوسرا زہر ہلاہل قاتل، ایک قدیم کے دائرہ میں سمٹا ہوا تھا۔ تو دوسرا ہر جدید کا بڑھ کر استقبال کرتا۔

قدیم وجدید کا یہ اختلاف اتنا شدید ہوا کہ پورا معاشرہ ہل کر رہ گیا جدید تعلیم یافتہ اور قدیم علماء کا ایک پلیٹ فارم بلکہ ایک چھت کے نیچے جمع ہونا دشوار ومحال ہوگیا۔ نتیجۃً مسلمان دو خانوں میں بٹ گئے۔ ایک طبقہ قدیم کا حامی اور مؤید دوسرا طبقہ جدید کا معین ومددگار اور دونوں طبقے باہم متصادم ومتحارب۔ چند اصحاب فکر اور دردمند اللہ کے بندوں نے اس تکلیف دہ کیفیت کو محسوس کیا اور دونوں طبقوں کو قریب لانے کے لئے تحریک ندوۃ العلماء کی داغ بیل ڈالی۔

اس طرح تحریک "ندوۃ العلماء" کا آغاز ہوا۔

تحریک ندوۃ العلماء نے دیوبند اور علی گڑھ دونوں تحریکوں کے درمیان پل کا کام دیا۔ قدیم وجدید کا حسین وخوبصورت امتزاج پیدا کیا دونوں کو ایک سنگم پر جمع کیا تعلیم وتدریس اور طرز معاشرت کیلئے قدیم صالح وجدید نافع سے کارآمد اور مفید مواد فراہم کرکے معتدل قدیم وجدید کا جامع نصاب تعلیم مرتب کیا، علوم شرعیہ کی تعلیم کیلئے درس نظامی کی بعض کتابیں نصاب میں شامل کیں، جدید علوم اور ادب عربی میں درک ومہارت کے لئے ایک خاص طرز اور نہج وضع کیا جدید علوم اور ادب عربی کے حصول کے لئے ہر قسم کے رطب ویابس مضامین کو شامل نہیں کیا۔ بلکہ خود مختار ہوکر خاص طرز کا مفید عربی لٹریچر تیار کیا جس میں قدیم وجدید کے کارآمد مفید معلومات افزا تعمیری اور اسلامی ذہن بنانے والے ایسے مضامین اور ادبی شہ پارے رکھے گئے جس سے زبان ہوشمند فکر ارجمند اور دل دردمند کا حسین امتزاج اور سنگم پیدا ہو۔ یہ لٹریچر پرائمری سے لیکر عالیہ تک کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

الحمدللہ یہ نصاب تعلیم ندوۃ العلماء اور اس کی شاخوں کے علاوہ ہند وبیرون ہند کی دیگر اسلامی درسگاہوں۔ اور یونیورسٹیوں میں بھی رائج ہے اسی نصاب تعلیم کو پڑھ کر ادب عربی کے رمز شناس چوٹی کے علماء وادباء پیدا ہوئے جن کی عربی ادب وزبان میں بیش قیمت اور اہم تصنیفات ہیں جن کے ادبی پایہ کو اہل زبان عرب نے بھی تسلیم کیا ہے اور داد دی۔

مشہور عالم ومفکر ومصنف علامہ رشید رضا مصری مصنف تفسیر "المنار" مدیر ومجلہ "المنار" ایک مرتبہ طلبہ کے سالانہ جلسہ میں ندوۃ العلماء تشریف لائے اور طلبہ کو برجستہ فصیح وبلیغ عربی میں تقریر ومباحثہ کرتے ہوئے دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے بعض طلبہ کے مضامین اس وقت کے پایۂ کے مصری مجلات وجرائد میں شائع ہوئے علامہ سید سلیمان ندویؒ، مولانا مسعود عالم ندویؒ، اور مولانا علی میاں ندویؒ کے مضامین قابل ذکر ہیں جو اس وقت طالب علم تھے، جن کو بعد میں عرب وعجم نے مفکر اسلام کے نام سے جانا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی دوسری خصوصیت اور امتیاز رفع نزاع باہمی اور اتحاد بین المسلمین ہے، مسلکی، جماعتی، فکری تعصب اختلاف کو باٹنے اور اتحاد باہمی پیدا کرنے میں ندوۃ العلماء نے جو رول ادا کیا وہ ظاہر وباہر ہے اور سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے ہندوستان کے اہم اور بڑے شہروں میں منعقد ہوا کرتے تھے جس میں چوٹی کے مذہب وعصری علماء ادبا، سیاسی وملی شخصیات شرکت کرتیں افکار ونظریات مسلک وطریقہ کار کے اختلاف وتضاد کے باوجود باہم متفق ومتحد شیر وشکر ہوکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتیں بقول شخصے ہیٹ وکوٹ جبہ ودستار اتنی بڑی تعداد میں ایک پنڈال کے نیچے اتنی محبت ویگانگت سے کبھی جمع وبغل گیر نہیں ہوئے۔ دنیا نے اتنا بارونق روح پرور وایمان افروز منظر کبھی نہیں دیکھا۔ ندوۃ العلماء نے گروہی عصبیت مسلکی

تنگ نظری جماعتی تحزب وتعصب کی خلیج کو پاٹنے میں اہم رول ادا کیا۔ تحمل وبرداشت کرنے کا جذبہ اجاگر کیا۔ وسیع النظری فراخدلی کشادہ چشمی کا حوصلہ بخشا ہیٹ وکوٹ جبہ ودستار کو جمع کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔ قدیم وجدید کے الگ الگ گھروندے تھے سوچ وفکر مختلف اور طرز حیات سب کا جدا جدا تھا۔ ندوۃ العلماء نے اپنے مساعیٔ جمیلہ سے ان گھروندوں کو منہدم کرکے قدیم وجدید کے اس فرق ودوری کو سمیٹ کر سب کو ایک سنگم ایک کلمہ پر جمع کیا جبہ ودستار سوٹ وٹائی کو اسلام سے ہم رشتہ وہم بستہ کرنے میں ندوۃ العلماء کا کردار تاریخ میں زریں حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ ندوۃ العلماء کی سب سے بڑی کامیابی ہے جو کسی اور معاصر تحریک کو حاصل نہ ہوسکی اسی نوع کا ایک عظیم الشان اجلاس ۱۹۷۵ء میں ندوۃ العلماء کے پچاسی سالہ یوم تاسیس کے موقع پر جشن تعلیمی کے عنوان سے منعقد ہوا جس میں اس وقت کے شیخ ازہر عبدالحلیم محمود وزارت اوقاف مصر کے ایک معزز وفد کے ساتھ تشریف لائے۔ دمشق سے حسن المیدانی الدمشقی نے شرکت کی۔ نیز عالم اسلام کے ممتاز ونمایاں شخصیات نے شرکت کی۔ جو بجائے خود تحریک ندوۃ العلماء کی مقبولیت ومحبوبیت اور جاذبیت کی بڑی دلیل ہے۔

۱۹۵۹ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے دارالعلوم میں مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کی تاسیس کی۔ اس مجلس نے اب تک سیکڑوں کی تعداد میں مختلف عصری زبان اور جدید اسلوب میں علمی، فکری ودینی ادبی اور عصری مسائل پر کتاب ورسائل شائع کئے جن کو ملک وبیرون ملک میں قبول عام حاصل ہوا۔

ندوۃ العلماء نے ہمیشہ دینی اجتماعی اور معاشرتی اصلاح وانقلاب کی خاطر اٹھنے والی تحریکوں اور انجمنوں کی قیادت ورہنمائی حالات وتقاضوں کے مطابق کی ہے ندوۃ العلماء کی یہ قابل قدر اور عظیم خدمت ہے دینی بنیاد پر نئی نسل کی تعلیم وتربیت کیلئے دینی تعلیمی کونسل کا قیام جب عمل میں آیا تو ناظم ندوۃ العلماء مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے اس کو سراہا ہی نہیں بلکہ اس کی کامیاب رہنمائی کی، اس کونسل نے صوبۂ اترپردیش کے طول وعرض میں سیکڑوں ہزاروں کی تعداد میں مدارس ومکاتب کا جال پھیلا دیا ہے سیاسی بنیاد پر مسلم مجلس مشاورت کی تاسیس وقیادت کی تحریک پیام انسانیت کی بنیاد ڈالی جس کے اسٹیج سے برادران وطن میں اسلام کے تعارف واشاعت کا مبارک عمل انجام پا رہا ہے۔ مفکر اسلام مولانا علی میاں ندویؒ ان تمام تحریکات کے تاحیات صدر وسرپرست رہے، تحریک پیام انسانیت کے بڑے بڑے اجلاس ہندوستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں ہوا کرتے ہیں۔ ہندو، سکھ، عیسائی، جین، بدھ، مذہب کی ممتاز شخصیات شرکت کرتی ہیں انسانیت محبت، اخوت، بھائی چارے کی باتیں ہوتی ہیں، اسلام کے تعارف کے سلسلے میں ان اجتماعات کا بڑا فائدہ محسوس کیا گیا، ہندو مسلم دونوں فرقوں میں مولانا علی میاں ندویؒ کو یکساں محبوبیت ومقبولیت حاصل رہی۔

ندوۃ العلماء کی عظیم خدمات واثرات کے بارے میں مزید تفصیلات جاننا ہو تو تاریخ ندوہ اور مولانا علی میاں ندویؒ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

صحافتی میدان میں دینی رہنمائی تعمیری اسلامی ذہن بنانے کے لئے ندوہ سے عربی و اردو میں مختلف مجلات وجرائد شائع ہو رہے تقریباً چالیس سال سے ندوہ سے عربی میں البعث الاسلامی، الرائد اور اردو میں پندرہ روزہ تعمیر حیات شائع ہو رہے ہیں، عصر حاضر میں درپیش مسلمانوں کے مسائل کا تجزیہ کرکے ان کا حل پیش کرنے اور جدید تقاضوں کے مطابق عالم اسلام کی رہنمائی کرنے میں یہ جرائد اہم رول ادا کرتے ہیں۔

نمائندہ:- آپ اس کانفرنس میں شرکت کے بعد کیسا محسوس کر رہے ہیں، کانفرنس کی سرگرمیوں کے تعلق سے اظہار خیال فرمائیں نیز اپنے قیمتی اور مفید مشوروں سے نوازیں۔

مولانا:- کانفرنس کے اغراض ومقاصد جان کر ذاتی طور پر مجھے بڑی مسرت ہوئی ذمہ داران سے تبادلۂ خیال کے بعد اس مسرت میں مزید اضافہ ہوا خصوصاً مرکز کے نگراں وسرپرست جناب عبداللہ عادی سے تبادلۂ خیال کے بعد مسرت دوچند ہوگئی۔ عبداللہ عادی نہایت سرگرم، نشیط ومتحرک نوجوان ہیں غیر مسلموں کے درمیان اسلام کی نشر واشاعت کے سلسلہ میں کافی متفکر ومتحرک ہیں اس ضمن میں قطر اور بیرون قطر بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں مرکز کے تحت کام کرنے والے دعاۃ ومبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد اسلام قبول کر چکی ہے، اس سال ان کی

تعداد دو سو پینسٹھ تک پہنچ چکی ہے یہ بڑی کامیابی ہے خصوصًا حالات حاضرہ کے پس منظر میں جبکہ ہر چہار سوئے اسلام کو دہشت گردوں کا داعی بتایا جارہا ہے اس کے صاف شفاف چہرہ پر کیچڑ اچھال کر گندہ اور مسخ کرنے کی جان توڑ کوششیں جاری ہیں۔ لیکن اللہ ربّ کائنات اپنے دین کی اشاعت ونصرت اور سربلندی کے لئے نئے دروازے اور میدان مہیا فرماتا ہے، دین کی نشر واشاعت کرنے والوں کیلئے حدیث میں بڑے انعام کا وعدہ کیا گیا ہے، حدیث شریف میں ہے اے علیؓ تمہارے ذریعہ سے ایک فرد بھی ہدایت یاب ہوجائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اگر ہم تمام مسلمانان عرب وعجم بے لوث ہو کر اخلاص وللہیت کے ساتھ دین واسلام کی نشر واشاعت کیلئے اپنے وسائل وامکانیات کو بروئے کار لائیں تو دنیا میں سلیم الطبع افراد کی ایک بڑی تعداد ہے جو ادنیٰ کوشش اور معمولی تحریک سے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے لئے تیار ہے یہ آجکل مشاہدہ ہے کہ غیر مسلموں میں اسلام کے تئیں بڑی رغبت اور جھکاؤ ومیلان پایا جارہا ہے۔

ہمارے عرب بھائی بڑی حد تک اس ضمن میں ذمہ دار ہیں، پورے پورے عالم میں اسلام کی نشر واشاعت کے وہ براہ راست مکلف ہیں ان کے اسلاف اور بزرگوں نے اس ذمہ داری کو بڑی حد تک نبھایا، موجودہ حالات میں ان کی ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے مختلف ممالک سے غیر مسلم ان کے پاس روزگار اور دیگر حاجات کے تحت آتے ہیں، اسلام کی اشاعت کے لئے دور دراز سفر کی ضرورت بھی نہیں جبکہ ان کے اسلاف کو تبلیغ دین کیلئے دور دراز ممالک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ مجھے بجا امید ہے کہ دین کی اشاعت کیلئے ہر جگہ مراکز کھولے جائیں خلیجی ممالک میں روزگار کے لئے آنے والے غیر مسلمین پر خصوصی توجہ دی جائے ان کی دینی تعلیم وتربیت اور ان کے درمیان صحیح عقیدہ کی اشاعت کو اوّلیت وفوقیت دی جائے مختلف عصری زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کئے جائیں، ممتاز دینی مبلغین اور اسلامی شخصیات کو دعوت دی جائے، ان کے تجربات ومشوروں سے فائدہ اٹھایا جائے اسی کانفرنس کی طرح مزید اجتماعات کئے جائیں، ممتاز اسلامی شخصیات سے تقریریں کرائی جائیں۔ اس وقت دنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے گاؤں کے مثل ہوگئی ہے، کسی تک پہنچنا اب نہایت آسان وسہل ہے۔

حکومتِ قطر کو اس ضمن میں اولیت حاصل ہے، سب سے پہلے قطر نے کانفرنس کرکے مبارک اور قابل ستائش اقدام کیا ہے اس سے قبل بھی حکومتِ قطر کی سرپرستی میں سیرت کانفرنس منعقد ہو چکی ہے جس میں مولانا علی میاں ندویؒ کے محاضرات وخطابات ہوئے ان کی مشہور زمانہ کتاب "السیرۃ النبویۃ" امیر قطر کی ذاتی توجہ وعنایات سے شائع ہوئی اس وقت مسلمانانِ عالم کی پر امید نگاہیں قطر کی جانب اٹھی ہوئی ہیں، مسلمانانِ عالم کو قطر سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ قطر عالمی اسلامی کانفرنس کا رئیس اور روح رواں بھی ہے اس پس منظر میں اس کی ذمہ داریاں دو چند ہو جاتی ہیں، تمام مسلمانانِ عالم کے مسائل کا بوجھ بھی اس کے کاندھوں پر ہے۔ اس میں سر فہرست فلسطین کا مسئلہ ہے، اس کا حل اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ تمام مسلمانانِ عالم عرب وعجم باہم متحد ومتفق ہوکر تعاون کریں فلسطین کی آزادی کو مقصد زندگی بنالیں اس کو قلب وذہن پر مسلط اور حاوی کرلیں جب تک قبلۂ اولیٰ بیت المقدس اور فلسطین کو جابر وظالم یہود کے پنجۂ استبداد سے آزاد نہ کرالیں۔

دعائے مغفرت

- دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد قاری محمد ریاض مظاہری کی حقیقی پھوپھی کا قلبی دورہ میں اچانک ۱۹؍اگست سنہ ۲۰۰۱ء کو انتقال ہوگیا۔

مرحومہ بڑی مخیّر اور دیندار خاتون تھیں،

- دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سابق طالب علم شکیل احمد ندوی کے دادا مولوی چراغ علی کا ۲۵؍اگست سنہ ۲۰۰۱ء کو اپنے آبائی وطن (دبسوڑھی فیض آباد) میں انتقال ہوگیا۔

مرحوم ایک عرصہ تک تعلیم وتدریس سے منسلک رہے اور قرب وجوار میں ان کے سیکڑوں شاگرد پھیلے ہوئے ہیں وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کی تعلیم وتربیت سے کافی متأثر تھے اسی بناء پر انھوں نے اپنے خاندان کے چار لڑکوں کو دارالعلوم میں تعلیم دلائی۔

- تعمیر حیات کے قدرداں جناب مرتضیٰ (داونٹی) بیجاپور کرناٹک کا گذشتہ ماہ عارضۂ قلب کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرماکر انھیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

قارئین کرام سے تمام مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب ودعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ٹی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرتناک واقعہ

جب ٹی وی دیکھنے کا رواج بڑھا ہے ٹی وی دیکھنے والوں کے مرنے کے بعد قبر میں عذاب ہونے کے بڑے ہی عبرتناک واقعات بھی سامنے آرہے ہیں، جس سے ہمیں سبق لینا چاہیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ واقعات اسی لئے دکھاتے ہیں تاکہ ہم لوگ عبرت حاصل کریں۔

چنانچہ ایک رسالے "ٹی وی کی تباہ کاریاں" میں ایک عورت کا بڑا عبرتناک واقعہ لکھا ہے کہ رمضان شریف کے مہینے میں افطار کے وقت گھر میں ایک ماں اور بیٹی تھی۔ ماں نے بیٹی سے کہا کہ آج گھر پر مہمان آنے والے ہیں افطاری تیار کرنی ہے اس لئے تم بھی میرے ساتھ مدد کرو، اور کام میں لگو، اور افطاری تیار کراؤ! بیٹی نے صاف جواب دیا کہ اماں اس وقت ٹی وی پر ایک خاص پروگرام آرہا ہے، میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اس سے فارغ ہو کر کچھ کروں گی، چونکہ وقت کم تھا اس لئے ماں نے کہا کہ تم اس کو چھوڑ دو، پہلے کام کراؤ مگر بیٹی نے ماں کی بات سُنی اَن سُنی کردی اور پھر اس خیال سے اوپر کی منزل میں ٹی وی لے کر چلی گئی کہ اگر میں یہاں نیچے بیٹھی رہی تو ماں بار بار مجھے منع کرے گی اور کام کے لئے بلائے گی، چنانچہ اوپر کمرے میں اندر جاکر اندر سے کنڈی لگائی اور پروگرام دیکھنے میں مشغول ہوگئی نیچے ماں بیچاری آواز دیتی رہ گئی۔ لیکن اس نے کچھ پروا نہ کی پھر ماں سے افطاری کے لئے جو تیاری ہو سکی اس نے کرلی۔ اتنے میں مہمان بھی آگئے اور سب لوگ افطاری کے لئے بیٹھ گئے۔ ماں نے پھر بیٹی کو آواز دی تاکہ وہ بھی آکر روزہ افطار کرلے لیکن بیٹی نے کوئی جواب نہیں دیا تو ماں کو تشویش ہوئی۔ چنانچہ وہ اوپر گئی اور دروازے پر جاکر دستک دی اور اس کو آواز دی، لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اب ماں اور گھبرا گئی کہ اندر سے جواب کیوں نہیں آرہا ہے، چنانچہ ماں نے اس کے بھائیوں اور اس کے باپ کو اوپر بلایا۔ انھوں نے آواز دی اور دستک دی، مگر جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو بالآخر دروازہ توڑا گیا۔ جب دروازہ توڑ کر اندر گئے تو دیکھا کہ ٹی وی کے سامنے مری ہوئی اوندھے منھ زمین پر پڑی ہے، اور انتقال ہو چکا ہے۔ اب سب گھر والے پریشان ہوگئے۔ اس کے بعد جب اس کی لاش اٹھانے کی کوشش کی تو اس کی لاش نہ اُٹھی، اور ایسا محسوس ہوتے لگا کہ وہ کئی ٹن وزنی ہوگئی ہے۔ اب سب لوگ پریشان کہ اس کی لاش کیوں نہیں اٹھ رہی ہے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک صاحب نے جو ٹی وی اٹھایا تو اس کی لاش بھی اٹھ گئی اور ہلکی ہوگئی۔ اب صورت حال یہ ہوگئی کہ اگر ٹی وی اٹھائیں تو اس کی لاش ہلکی ہوجائے۔ اگر ٹی وی رکھ دیں تو اس کی لاش بھاری ہوجائے اس طرح ٹی وی اٹھا کر اس کی لاش نیچے لائے۔ اور اس کو غسل دیا۔ کفن دیا۔ جب اس کا جنازہ اٹھانے لگے تو پھر اس کی چارپائی ایسی ہوگئی جیسے کسی نے اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیا ہو، لیکن جب ٹی وی کو اٹھایا تو آسانی سے مسہری بھی اٹھ گئی۔ تمام اہل خانہ شرمندگی اور مصیبت میں پڑ گئے۔ بالآخر جب ٹی وی جنازہ کے آگے آگے چلا تب اس کا جنازہ گھر سے باہر نکلا۔ اب اسی حالت میں ٹی وی کے ساتھ اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور قبرستان لے جانے لگے، آگے ٹی وی پیچھے جنازہ چلا پھر قبرستان میں لے جانے کے بعد جب میت کو قبر میں اُتارا، اور قبر کو بند کرکے اور اس کو ٹھیک کرکے جب لوگ واپس جانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ اب ٹی وی واپس لے چلو۔ لیکن جب ٹی وی اٹھا کر لے جانے لگے تو اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آگئی۔ کتنی عبرت کی بات ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

اے عقلمندو عبرت حاصل کرو!

لوگوں نے جلدی سے ٹی وی کو وہیں رکھا اور دوبارہ اس لاش کو قبر کے اندر رکھ کے قبر بند کردی اور دوبارہ ٹی وی اٹھا کر چلے تو دوبارہ اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آگئی، اب لوگوں نے کہا کہ یہ تو ٹی وی کے ساتھ ہی دفن ہوگی، اس کے علاوہ کوئی اور صورت نظر نہیں آتی آخر کار اس کی لاش قبر میں تیسری بار رکھی اور ٹی وی بھی اس کے سرہانے رکھ دیا گیا، اور اس کے ساتھ ہی اس کو دفن کرنا پڑا۔

العیاذ باللہ۔ اب آپ سوچیے کہ اس لڑکی کا کیا حشر ہوا ہوگا، اور کیا انجام ہوا ہوگا ہماری عبرت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھا دیا۔ اب بھی اگر ہم عبرت نہ پکڑیں تو ہماری ہی نالائقی ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ

قرآن کریم ہدایت کا ضامن ہے

ایک لبنانی مارونی اور ایک اسٹریلین طالب علم کا قبول اسلام

تحریر: شیما عبد الرسول — ترجمہ: مسعود حسن حسنی ندوی

عقائد و عبادات، معاملات اور اخلاق ہر اعتبار سے اسلام مکمل مذہب ہے مگر جس چیز نے اسلام کو میرا محبوب مذہب بنایا وہ عقیدہ کے میدان میں اس کی پاکیزگی ہے اور عبادات کی ادائیگی کے سلسلہ میں اس کا مربوط و مستحکم نظام ہے، عبادات کا تعلق چاہے نماز سے ہو یا زکوٰۃ سے، روزہ سے ہو یا حج سے۔

اسلامی عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا جو تصور ہے اس نے مجھ کو بہت راحت پہونچائی۔ وہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اپنے اندر بہت ہی وسیع اور آسان مفہوم لئے ہوئے ہے اس کے باوجود عام لوگ اس کو مشکل سمجھتے ہیں اور خاص لوگ اس سے دہشت زدہ رہتے ہیں۔ اسلامی عقیدہ قرآن کے اس معجز تعبیر سے ماخوذ ہے جو ان کلمات کا مجموعہ ہے، "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ" (اس جیسا کوئی نہیں، اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے) یہ زبردست تعریف جو اپنے اندر بہت سے مطالب اور معانی لئے ہوئے ہے ایک ایسے مبصر کی زبان سے اسلام کی واضح تعلیمات اور صریح مفاہیم دیکھنے کے بعد نکلیں جس نے اسلام کے سلسلہ میں اظہار رائے میں کبھی کسی کمی اور بخل سے کام نہ لیا ہو، تو وہ اس کو قبول کر لیتا ہے اور یہ قبول کرنا اس کی عبدیت اور محبت کے اظہار سے ہوتا ہے۔

یہ لبنانی، مارونی، نصرانی (رفیق فریا ساداۃ) ہیں جن کا تعلق کور الہواو شہر سے ہے یہ اپنے اسلام کے بارے میں اس طرح سے گفتگو کرتے ہیں کہ قرآن نے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ حضرت مریمؑ کے سلسلہ میں جو یہ صراحت کی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اس پر میں ایمان لایا۔ اور آیت کریمہ "وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ" کو پڑھتے وقت حل گیا۔ اس آیت نے مجھے ایک سچی حقیقت کے سامنے لا کھڑا کیا، جس کو مضبوط و مستحکم اس طرح کی دوسری آیات نے کیا جو اس پر روشنی ڈالتی ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور ان دوسرے انبیاء کی نبوت جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ان پر ایمان لانا مسلمانوں کے نزدیک ایمانی ارکان ہی کا ایک رکن ہے جس کے بغیر کوئی مسلمان سچا مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

شیخ رفیق سعادہ کہتے ہیں اس کے بعد پھر سیرت النبیؐ ہے جو فضائل، آداب قول و فعل کے سلسلہ میں آپ کے ارشادات کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس نے آپؐ کے طریقے کی اتباع کی اور آپؐ کے بتائے ہوئے ہر راستے کو اپنایا وہی خیر امت کا مستحق ٹھہرا جو انسانیت کے لئے مبعوث کی گئی۔

اس لبنانی کے اس بیان کے بعد ہم آپ کو آسٹریلیا کے ایک نصرانی سے واقف کراتے ہیں جنھوں نے حال ہی میں اسلام قبول کر لیا ہے وہ کہتے ہیں:

اسلام تمام جغرافیائی حدود سے ماوراء ہے قرآن کریم ہدایت کا ضامن ہے۔ اور گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھانے والا ہے۔

اس مسیحی کی زندگی میں یہ تبدیلی ہمیں اس آسٹریلیائی طالب علم کی بات یاد دلاتی ہے جس نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی پھر توحید کی عظمت (جس کو سورۂ اخلاص نے اس کے اندر پیوست کر دیا تھا) میں غرق ہو گیا۔ اور ایک عجیب تاثیر کے ساتھ وہ آواز نکالتا۔ (بے خودی میں وہ چیختا) اور اپنے سامنے رکھی ہوئی میز پر اپنا ہاتھ مارتا اور کہتا: کون سی حقیقت ہے جس کو میں اس حقیقت سے موسوم کروں اور ہر طرح کے وہم، خوف، خرافات سے انسان کی روح اور اس کی عقل کو آزاد کرانے میں کون سی چیز اس دوا سے زیادہ جو دلوں کے لئے شفاء کا باعث ہے۔ بڑی اور سچی ہے۔ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سے بڑھ کر کون سا امان ہو سکتا ہے، عجیب و غریب انداز میں بار بار وہ ان آیات کو پڑھتا ہے اور ہدایت کے بعد صراحتاً اس نے اعلان کر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ جو کہ تنہا و یکتا ہے کی پناہ میں آکر حقیقی امن و سلامتی تک پہنچ چکا ہوں تنہا وہی ہمارے وجود کی حفاظت پر قادر ہے، دن رات اور صبح و شام کی تبدیلی اس کے حکم سے ہوتی ہے میں اس کی پناہ میں رہ کر محفوظ ہوں اور اس کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہوں"

یہ نیا آسٹریلیائی مسلمان قرآنی نصوص کا بہت اہتمام کرتا ہے اور مقدس کتابوں کی روایات سے اس کا مقابلہ کرتا ہے وہ اسلام کا بہت ہی پرجوش داعی بن چکا ہے حال ہی میں پیرس میں منعقد ہوئی اسلام اور مغرب کی کانفرنس میں شرکت کے وقت ان کو بولنے کا موقع دیا گیا تو انھوں نے بڑی ہی پرجوش اور جذبات سے بھرپور تقریر کی جس میں انھوں نے مسلمان علماء کو ایسی کتابیں تالیف کرنے کی طرف متوجہ کیا، جس کے ذریعہ مغربی شخص کے لئے ان بنیادی حقائق کو جن کو مسلمانوں نے قرآن کی روشنی میں ثابت کیا ہے، اور قرآن کی دوسری آسمانی اور مذہبی کتابوں پر جو افضلیت حاصل ہے اس کو واضح کریں۔ اس آسٹریلیائی نو مسلم کے نزدیک قرآن کریم ہدایت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

اٹھو کام لو عقل و ہوش و خرد سے

امۃ اللہ تسنیم

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہا ہے — مگر ہاں نہ ایسا کہ عالم نیا ہے
اداسی سی چھائی ہے سارے چمن میں — چمن کو کہوں کیا کہ کیا ہو گیا ہے
نہ بلبل کے نغمے نہ قمری کی کو کو — نہ ان کی نوا سنجیوں میں مزا ہے
نہ پھولوں میں رنگت نہ سبزہ چمن میں — زمانے کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہے
ہوائے چمن جانے کیسی چلی ہے — کہ ہر پھول و پھل آج مرجھا رہا ہے
چمن پر یہ موقوف ہے اور نہ گھر پر — جہاں دیکھو سناٹا چھایا ہوا ہے
نہ وہ اگلی باتیں نہ اگلے فسانے — دلوں پر غبارِ الم چھا رہا ہے
نئی آفتیں اور نئی کلفتیں ہیں — نیا اب زمانے کا رنگ ہو رہا ہے
اٹھے کانپ دل جن مصائب کو سن کر — انھیں مشکلوں کا ہمیں سامنا ہے
دل ناتواں اور طوفانِ غم ہے — اب اس کشتیٔ دل کا حافظ خدا ہے
سکوں ہو گیا اب زمانے سے رخصت — سکوں کی جگہ روزِ محشر بپا ہے
یہ سب اپنے ہاتھوں کے کرتوت ہیں بس — ہماری بداعمالیوں کی سزا ہے
اٹھو کام لو عقل و ہوش و خرد سے — سمجھ لو یہی وقت بس کام کا ہے

یہ عبرت کدہ مومنوں کے لئے ہے
یہاں دل لگانا برا ہے برا ہے

نیت سب کچھ ہے

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اور ایک درویش کا انتقال ہوا کسی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ تو جنت میں ٹہل رہا ہے اور درویش دوزخ میں پڑا ہوا ہے۔ کسی بزرگ سے تعبیر معلوم کی تو کہا کہ وہ بادشاہ صاحب تخت و تاج تھا مگر درویشی کی تمنا کرتا تھا۔ اور درویشوں کو بڑی حسرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ اور یہ درویش تھے تو فقیر بے نوا مگر بادشاہ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اسی طرح اگر کوئی مسجد میں ہے اور اس کا دل لگا ہوا ہے کہ جلدی نماز ہو اور میں اپنے کام کو جاؤں تو گویا وہ مسجد سے نکل چکا، اور کوئی بازار میں ہے اور اس کا دل مسجد و نماز میں لگا ہوا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے، یہی معنی ہیں۔ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ کے۔

زہد خانقاہ میں بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔ معلوم نہیں ہم کہاں ہیں، اس کا حال تو قیامت میں معلوم ہوگا۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہاں ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر اگر ادھر کا پلہ بھاری ہوا تو ادھر۔

(حضرت مولانا یعقوب صاحب مجددیؒ، ماخوذ صحبتے با اہل دل)

دعائے مغفرت

تعمیر حیات کے قدرداں حاجی نثار احمد صاحب (قصبہ بہٹ سہارنپور) کا حال ہی میں انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم بڑے نیک، دیندار اور صاحب خیر انسان تھے۔ تعمیر حیات کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے تھے، وہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ اور دارالعلوم ندوۃ العلماء سے عقیدتمندانہ تعلق رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

محمد طارق ندوی

سوال و جواب

س :- کمپیوٹر پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں ؟

ج :- زکوٰۃ اس مال پر واجب ہوتی ہے جو مال نامی ہو چنانچہ فقہاء ذکر کرتے ہیں۔ ومنها كون المال ناميا لأن مبنى الزكوٰة وهو النماء لا تحصل إلا من المال النامي وإنما نعني به كون المال مُعَدًّا للاستنماء بالتجارة أو بالإسامة (بدائع الصنائع ص۹۱)

لہٰذا اگر کمپیوٹر خود تجارت کے لئے ہے تب تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر تجارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اپنے استعمال یا کرایہ پر دینے کیلئے ہے، تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

س :- کسی شخص نے چار رکعت نفل نماز کی نیت باندھی پھر اس نے توڑ دی تو اس پر کتنی رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی۔

ج :- صرف دو رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی کیونکہ نوافل کی ہر دو رکعت ... ہوتی ہے

س :- پائجامہ جس سے ٹخنہ چھپ جائے اس کا پہننا کیسا ہے ؟

ج :- ایسا کرنا مکروہ ہے۔

س :- بعض میگزینوں کو لوگ ان کی تصویروں کی وجہ سے خریدتے ہیں کیا یہ جائز ہے ؟

ج :- جن رسالوں اور میگزینوں کو ذی روح کی تصویروں کی وجہ سے خریدا جاتا ہے تو ان کا خریدنا جائز نہیں ہے۔

س :- اگر نائی داڑھی مونڈے یا ایک مشت سے کم کاٹے تو وہ بھی گنہگار ہوگا ؟

ج :- ہاں وہ بھی گنہگار ہوگا اور عند اللہ ماخوذ ہوگا۔

س :- نفل نماز میں اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں ؟

ج :- سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

س :- زید مسجد کا ایک لوٹا اپنے لئے مخصوص کر لیتا ہے، دوسرا کوئی شخص استعمال کرتا ہے تو ناراض ہوتا ہے اور اس کو ناپاک سمجھتا ہے کیا اس کا یہ فعل درست ہے ؟

ج :- زید کا یہ طریقہ غلط ہے، اگر اس کو وہم ہے کہ دوسرے کے استعمال سے لوٹا ناپاک ہو جاتا ہے تو اس وہم کو چھوڑ دے، اگر شکی ہے وہم نہیں ختم ہو رہا ہے تو اپنا لوٹا خرید کر علیحدہ رکھے اور نماز کے وقت لے آیا کرے تاکہ دوسرے کو اس کی نوبت ہی نہ آئے، لیکن ایسے شکوک و شبہات سے اپنے کو بچانا چاہیئے ورنہ ذہنی الجھن کا شکار ہوتا رہے گا۔

س :- مسجد کا باہری حصہ بے مرمت پڑا ہوا ہے اس میں پلاسٹر بھی نہیں ہوا ہے تو کیا اس کا احترام لازم ہے ؟

ج :- جس حصۂ زمین کو مسجد قرار دے دیا گیا ہے وہ مرمت نہ ہونے کے باوجود قابل احترام ہے اس میں کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جو آداب مسجد کے خلاف ہو۔

اظہار تشکر

اس عاجز بندہ کی اہلیہ آمنہ پاریکھ ۱۸/۱۹ اگست ۲۰۰۱ء کی درمیانی رات میں ایک بجے اللہ تعالیٰ کے حضور طلب کر لی گئیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

سنیچر کی صبح ۱۱ بجے نماز جنازہ کے بعد تدفین ہوئی، اللہ تعالیٰ مرحومہ کی سیئات کو درگذر فرمائے اور حسنات کو قبول فرما کر جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین

ملک و بیرون ملک کے اہل تعلق و احباب کو جیسے ہی اس حادثہ کی خبر ملی تو بے شمار لوگوں نے ذاتی ملاقات، ٹیلیفون، ٹیلیگرام، فیکس وغیرہ کے ذریعہ مجھ سے اور میرے خاندان سے اپنی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا، مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی پورے ملک کے علماء کرام نے ہمیں رضائے الٰہی کے تحت صبر و سکون کی تلقین فرمائی ہمارے لئے علماء ربانی حقانی کا یہ معاملہ اطمینان بخش ہے اور اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کے تحت اللہ نے ہمارے دلوں کو صبر اور اطمینان عطا فرمایا۔ اور ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔

نیز علماء کرام اور مدارس عربیہ کے ذمہ داروں نے ایصال ثواب، قرآن خوانی اور اجتماعی دعاء مغفرت کا اہتمام فرمایا جزاهم الله في الدارين خيرًا۔

یہ عاجز اور اس کے خاندان کے لوگ آپ سب محبین و مخلصین کے شکر گذار اور قدر دان ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم اور دنیا و آخرت کے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

انشاء اللہ ان سب حضرات کو انفرادی طور پر بھی جواب دینے کی کوشش کی جائے گی۔

(مولانا) عبدالکریم پاریکھ۔

عالم اسلامی

تعارف — حالات — مسائل

● رافت محمود ندوی

دنیا مشترک عناصر کی وحدتوں میں منقسم ہے اور عالم اسلامی تہذیب و تمدن و ثقافت، جغرافیائی اور سیاسی و اقتصادی مفادات کے لحاظ سے ایک وحدت ہے۔

عالم اسلامی کا مفہوم

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو ارب ہے۔ ان کی دو تہائی سے زائد آبادی اسلامی ملکوں میں رہتی ہے جبکہ بقیہ ایک تہائی اقلیت کی حیثیت سے غیر اسلامی ملکوں میں ہے، یا ایسے ممالک میں ہے جن کو مسلم ملک سمجھنا چاہیئے لیکن وہ تنظیم اسلامی کانفرنس میں شامل نہیں ہیں جیسے بوسنیا اور ہرزیگوینا یا ایسے ممالک میں ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے مگر ان کا شمار اسلامی ممالک میں نہیں ہے جیسے اریٹیریا اور ایتھوپیا۔

اس مضمون میں تنظیم اسلامی کانفرنس کے ممالک کے حالات کا تذکرہ ۲۰۰۰ء کے حالات و واقعات کی کتاب اور اقوام متحدہ کی جانب سے انسانی تعمیر و ترقی سے متعلق رہنما کتاب جو ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی، پر مبنی ہے اس میں ہر ملک کے متعلق علیحدہ علیحدہ اعداد و شمار ہیں جس سے مجموعی طور پر ان ممالک کے محل وقوع، آبادی ترقی، معاشی حالت اور طبعی وسائل سامنے آجاتے ہیں۔

عالم اسلامی کا جغرافیہ

عالم اسلامی کا طول البلد ۱۸ مغربی سے ۱۴۰ مشرقی ہے اور عرض البلد خط استوا ۱۰ جنوبی سے ۵۵ شمالی تک ہے اور اس کا کل رقبہ تقریباً ۳۲ ملین مربع کلومیٹر ہے یعنی مجموعی خشکی کے رقبہ ۱۴۹ ملین مربع کلومیٹر کا ایک چوتھائی ہے اور خشکی سے ملی ہوئی سرحدیں اندازاً ۱۶۸،۷۶۰ کلومیٹر ہے۔

عالم اسلامی میں رقبہ کے اعتبار سے سب سے بڑا ملک قزاقستان ہے جس کا رقبہ ۲۵۷،۱۷،۳۰۰ مربع کلومیٹر ہے رقبہ کے اعتبار سے دنیا کے بڑے ممالک میں اس کا گیارہواں نمبر ہے، اس کے بعد سوڈان کا نمبر ہے جس کا رقبہ ۲۵،۰۵،۸۱۰ مربع کلومیٹر ہے اور الجزائر تیسرے نمبر پر ہے جس کا رقبہ ۲۳،۸۱،۷۴۰ مربع کلومیٹر ہے رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ملک مالدیپ ہے جس کا رقبہ ۳۰۰ مربع کلومیٹر ہے پھر بحرین ہے جس کا رقبہ ۶۲۰ مربع کلومیٹر ہے اس کے بعد جزائر کومورو کا نمبر آتا ہے جس کا رقبہ ۲۱۷۰ مربع کلومیٹر ہے۔

عالم اسلامی چار براعظموں میں پھیلا ہوا ہے ایشیا اور افریقہ جیسے دونوں براعظموں کو بنیادی طور پر مرکزیت حاصل ہے افریقہ میں ۲۶ ممالک ہیں، یوگنڈہ، بنین، الجزائر، جزائر کومورو، بورکینا فاسو، چاڈ، تونس، جیبوتی، سینگال، سوڈان، سیرالیون، صومالیہ، ٹوگو، گابون، گیمبیا، گنی، گنی بساؤ، کیمرون، لیبیا، مالی، مصر، مراکش، موریتانیا، موزمبیق، نیجر، نائیجیریا اور ایشیا میں ۲۷ ممالک ہیں آذربائیجان، اردن، ازبکستان، افغانستان، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، ایران، پاکستان، بحرین، برونائی، بنگلادیش، ترکی، ترکمانستان، سعودی عرب، سوریا۔ تاجکستان، عراق، عمان، فلسطین، کرغیزیا، قطر، قزاقستان، کویت، لبنان، مالدیپ، ملیشیا، یمن اور سورینام اور گویانا کو شامل کر لیا جائے تو جنوبی امریکہ تک دو اور البانیہ کے نام سے ایک ملک یورپ میں ہے۔

عالم اسلام کا ایک بڑا حصہ پانی میں ہے جو نصف ملین کلومیٹر سے کچھ زائد ہے اس میں اہم اور طویل دریا بھی ہیں جیسے نیل یہ دنیا کا سب سے طویل دریا ہے، نیجر، سندھ، زمبیزی، دجلہ، فرات، آمو، سینگال ہے۔

عالم اسلام میں اہم سمندر راور آبی تنگنائے بھی ہیں سمندری سرحدیں تقریباً ۱۰۲،۳۳۴ کلومیٹر ہے جس سے بحر ہند میں آسکتے ہیں جیسے آبنائے ملاکا جو ملیشیا اور سماطرہ کے درمیان ہے، اور تنگنائے باب المندب جو یمن میں ہے، اور بحر متوسط میں آنے کے لئے مصر کی نہر سویز، اور مراکش کا تنگنائے جبل الطارق ہے۔

عالم اسلام میں دنیا کے بڑے بڑے سمندر

ہیں جیسے بحیرہ قزوین ۳۸۰۰۰۰ مربع کلومیٹر، بحیرہ وکٹوریہ ۶۸۰۰۰ مربع کلومیٹر، بحیرہ ارال ۶۴۰۰۰ مربع کلومیٹر، بحیرہ چاڈ ۱۶۰۰۰ مربع کلومیٹر اور بحر میت ۱۰۵۰ ہے۔

عالم اسلامی میں دنیا کے بعض بڑے اور اہم جزیرے ہیں ملیشیا کا بورنیو ۷۴۳۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے انڈونیشیا کا جزیرہ سماٹرا ۴۷۵۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے۔

عالم اسلامی کے پاس دنیا کی قابل کاشت زمینوں میں سے ۱۱،۳٪ زمین ہے جس میں ۶۵۸ ہزار مربع کلومیٹر شاداب و زرخیز ہے قابلِ کاشت زمینوں میں اس کا اوسط ۱۸٪ ہے۔

آبادی:

عالم اسلامی کی آبادی تقریباً ۱۳۶۱۰۴۴۱۰۸۸۳ ہے دنیا کی ۶ ارب آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۲۲،۷٪ ہے۔

آبادی کے اعتبار سے انڈونیشیا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ۲۲۵ ملین ہے جبکہ پاکستان کی آبادی تقریباً ۱۴۳ ملین ہے اور بنگلادیش کی آبادی ۱۲۹ ملین۔ ان تینوں ملکوں کی آبادی عالم اسلامی کی ۳۶ فیصد ہے اسلامی ممالک میں آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ملک مالدیپ ہے اس کی آبادی تقریباً ۳۰۱ ہزار ہے، جبکہ برونائی کی آبادی ۳۳۶ ہزار ہے اور سورینام کی آبادی ۴۳۱ ہزار ہے۔

عالم اسلامی کی زیادہ تر آبادی براعظم ایشیا میں ہے ان کی تعداد ۸۵۲ ملین ہے اور افریقہ میں ان کی تعداد ۳۸۴ ملین ہے۔

دنیا کی کثیر آبادی والے چالیس ممالک میں دس اسلامی ممالک ہیں اس میں انڈونیشیا چوتھے نمبر پر ہے پاکستان ساتویں نمبر پر ہے اور نائجیریا دسویں نمبر پر ہے۔

آبادی میں اضافہ کا اوسط شرح پیدائش و شرح اموات کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو ۲،۴۲٪ ہے اور یہ شرح عالمی لحاظ سے متوسط ہے، عالم اسلامی کے زمرے میں دیکھا جائے تو سب سے زیادہ شرح فلسطین میں ہے یعنی ۳،۸۰٪ اس کے بعد سیرالیون کا ۳،۴۲٪ ہے پھر صومال کا جس کا اوسط ۳،۴۱٪ ہے۔

عالم اسلامی کی آبادی کو عمر کے تناسب سے تقسیم کیا جائے تو نصف سے زائد آبادی کی عمریں ۱۵ سے ۶۴ سال کی ہوتی ہیں ان کا اوسط ۵۷،۲ ہے اس کے بعد ۱۴ سال سے کم عمر کی آبادی کا نمبر آتا ہے ان کا اوسط ۳۹٪ ہے مجموعی طور سے یہ کہا جا سکتا ہے عالم اسلامی جوان اور اکثریت کی عمریں ۱۵ سے ۴۰ کے درمیان ہے

ترقی:

عالم اسلامی کی ترقی کا اندازہ چند علامتوں پر کیا جا سکتا ہے جیسے شرح پیدائش، شرح اموات، بچوں کی شرح اموات، پیدائش کے وقت متوقع عمر، تعلیم کا اوسط اور اس پر کئے جانے والے اخراجات، گرانی میں فرد کا حصہ، ایک فرد کی صحت پر اخراجات، فوجی اخراجات، انسانی ترقی کا معیار، اس کے ذریعہ انسان کے فلاح و بہبود کا اجمالی اندازہ جو انسان کی ترقی کے لئے اقوام متحدہ کی رپورٹ میں تحریر ہے۔

تنظیم اسلامی کانفرنس کے ممالک میں شرح پیدائش ہر ہزار پر تیس ہے سب سے زیادہ پیدائش نیجیر میں ۵۱،۴۵ فی ہزار ہے اس کے بعد چاڈ ہے جہاں شرح پیدائش ۴۸،۸۱ ہے پھر یوگنڈا میں ۴۸،۰۴ ہے اموات کی شرح ۱۰ فی ہزار ہے سب سے زیادہ موزمبیق میں ۲۳،۲۹ فی ہزار ہے اس کے بعد نیجر کا ۲۳،۱۷ فی ہزار ہے اور سیرالیون میں ۱۹،۵۸ ہے۔

تنظیم اسلامی کانفرنس کے ممالک میں بچوں کے مرنے کا اوسط تقریباً ۶۷،۲۸ فی ہزار ہے اس کا سبب ان ملکوں میں افراد کی متوقع عمر میں کمی کو بتایا گیا ہے، بچوں میں اموات کی شرح سب سے زیادہ افغانستان میں ہے یعنی ۱۳۹،۲۸ فی ہزار ہے اس کے بعد سیرالیون ہے جس کے یہاں شرح اموات ۱۲۶،۴۸ ہے، پھر موزمبیق ہے جہاں شرح اموات ۱۳۹،۸۶ فی ہزار ہے سب سے کم کویت میں ہے یعنی ۱۱،۵۵ فی ہزار ہے اس کے بعد برونائی ہے جہاں ۱۴،۸۴ ہے جبکہ متحدہ عرب امارات میں ۱۷،۱۷ ہے۔

پیدائش سے عمر کا حساب لگایا جائے تو عام طور سے لوگوں کی عمریں ۶۱ سال کی ہوتی ہیں یہ شرح دوسرے ملکوں میں فلاح و بہبود اور ترقی کی وجہ سے مختلف ہو سکتی ہے متوقع عمر کا سب سے زیادہ اوسط اردن میں ہے یعنی ۷۷،۳۶ سال یہ اوسط عالمی اوسط کے قریب ہے اس کے بعد کویت میں ۷۶،۰۸ سال ہے پھر لیبیا میں ۷۵،۴۵ سال ہے اسلامی ممالک میں سب سے کم عمر نیجیر میں ہے یعنی ۴۱،۲۷ سال اس کے بعد سیرالیون ہے جہاں کا اوسط ۴۵،۲۵ ہے جبکہ گنی کا ۴۵،۵۶ سال ہے۔

تعلیم صحت اور فوجی اخراجات میں حکومتیں جتنی دلچسپی لیتی ہیں اور اہمیت دیتی ہیں اس کا اثر صحت، تعلیم اور ملک کے امن عامہ اور قوم پر پڑتا ہے جس طرح شرح نمو سے معاشرہ متاثر ہوتا ہے اس طرح ترقیاتی امور اور فوجی اخراجات میں ہم آہنگی بھی اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔

عالم اسلامی میں تعلیم کا اوسط ۶۳،۲٪ ہے جبکہ ملک کی اجمالی پیداوار کے اعتبار سے

اس پر خرچ کا تناسب ۴٪ سے زائد نہیں ہے یہ اوسط ترقی یافتہ ممالک میں ۵،۱۸٪ ہے عالم اسلامی کے ممالک میں گیانا میں تعلیم کا اوسط ۹۸،۱٪ ہونے کی وجہ سے سرفہرست ہے اس کے بعد مالدیپ میں ۹۳،۲٪ ہے برونائی میں ۸۸،۲٪ ہے اور سب سے کم شرح نیجر میں ۱۳،۶٪ ہے اس کے بعد صومال میں ۲۴٪ ہے اور مالی میں ۳۱٪ ہے۔ ایک شخص کی صحت پر خرچ کا اوسط ۱۲۳ ڈالر ہے یہ اخراجات فلاح و بہبود اور ترقی کے اخراجات کے برعکس ہے، قطر صحت پر سب سے کم خرچ کرتا ہے یعنی ۲۷ ڈالر، اس کے بعد برونائی ہے جہاں فرد واحد پر ۳۲ ڈالر خرچ ہوتا ہے اور متحدہ امارات میں ۳۵ ڈالر اور سب سے زیادہ خرچ کرنے والا ملک صومال ہے وہ ۱۹۱ ڈالر خرچ کرتا ہے اس کے بعد نیجر ۱۸۵ ڈالر خرچ کرتا ہے اور افغانستان ۱۸۴ ڈالر خرچ کرتا ہے۔

۱۹۹۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق۔ عالم اسلامی نے فوج پر ۷۲،۰ ارب ڈالر خرچ کئے ہیں فوجی اخراجات میں سعودی عرب سب سے آگے ہے جس نے ۱۹۹۷ء میں تقریباً ۱۸ ارب ڈالر خرچ کیا ہے، اس کے بعد ترکی ہے جس نے ۸ ارب ڈالر خرچ کیا ہے پھر انڈونیشیا ہے جس نے ۵ ارب ڈالر خرچ کیا اور سب سے کم خرچ کرنے والا ملک گویانا اور گنی بیساؤ ہے جس نے ۸ ملین ڈالر خرچ کیا اس کے بعد زامبیا کا نمبر آتا ہے جس نے ۱۵ ملین ڈالر خرچ کیا ہے۔ پھر سورینام ہے جس نے ۱۷ ملین ڈالر خرچ کیا ہے۔

سالانہ اعداد و شمار کے لحاظ سے اقوام متحدہ نے دنیا کے ممالک کو تین طبقات میں تقسیم کیا ہے، پہلے طبقہ میں ایک صفر کے درمیان کے ممالک ہیں جس میں ۲۱ مسلم ممالک آتے ہیں، جہاں متوسط ترقی کی شرح ۰،۵ سے ۰،۸ ہے اور ۲۰ ممالک میں ترقی کی شرح ۰،۵ سے کم ہے پانچ ممالک میں ترقی کا معیار بہتر اور اعلیٰ ہے اس میں برونائی کی شرح ۰،۸۸۹ ہے، بحرین کی شرح ۰،۸۷۲ ہے، متحدہ عرب امارات کی شرح ۰،۸۵۵ ہے، کویت کی شرح ۰،۸۴۸ ہے اور قطر کی شرح ۰،۸۴۰ ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں جو ممالک سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں وہ تیس ممالک ہیں کناڈا کی شرح ترقی ۰،۹۳۲ ہے ناروے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ۰،۹۲۷ ہے جبکہ جاپان کی شرح ترقی ۰،۹۲۴ ہے۔

اقتصادیات

۱۹۹۹ء کے اعداد و شمار کے مطابق عالم اسلام کی کل پیداوار ۱۴۸۳ ارب ڈالر کی تھی۔

عالم اسلامی میں مقامی پیداوار کے اعتبار سے سب سے پہلے نمبر پر انڈونیشیا ہے جہاں کی پیداوار ۲۰۲ ارب ڈالر کی ہے اس کے بعد ترکی کی پیداوار ۴۲۵ ارب ڈالر کی ہے اور ایران کی پیداوار ۳۴۰ ارب ڈالر کی ہے اور سب سے کم پیداوار جزائر کوموروز کی ۲۰۴ ملین ڈالر کی ہے۔ اس کے بعد مالدیپ کی پیداوار ۵۴۰ ملین ڈالر ہے۔

مقامی پیداوار میں ایک شخص کا حصہ ۳۹۳۴ ڈالر کا ہے سب سے زیادہ کویت میں ۲۲۷۰۰ ڈالر ہے، اس کے بعد متحدہ عرب امارات میں ۱۷۴۰۰ ڈالر ہے پھر قطر میں ۱۷۱۰۰ ڈالر ہے اور سب سے کم سیرالیون میں ۵۳۰ ڈالر ہے جبکہ صومال میں ۶۰۰ ڈالر ہے اور جزائر کوموروز میں ۷۰۰ ڈالر ہے۔

مقامی پیداوار میں زراعت صنعت اور مقامی ملازمتوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کی شرح اس طرح ہے ۲۴٪ زراعت سے ۳۰٪ صنعت سے ۴۶٪ ملازمتوں سے۔

عالم اسلامی میں خط فقر سے نیچے رہنے والی آبادی کا اوسط ۳۷٪ ہے سب سے زیادہ سیرالیون میں ۶۸٪ ہے، زامبیا میں ۶۴٪ ہے یوگنڈا میں ۵۵٪ ہے۔

۲۰۰۰ء کے اعداد و شمار کے لحاظ سے عالم اسلام میں افراط زر کی شرح ۱۴٪ ہے یعنی قوت خرید میں کمی۔ سب سے زیادہ اضافہ کا تناسب سورینام میں ۱۰۰٪ ہے جبکہ عراق میں ۱۳۵٪ ہے ترکی میں ۶۵٪ ہے اور سب سے کم آذربائیجان میں ۰،۸٪ ہے اور سعودیہ میں ۱،۲٪ ہے اور عمان میں ۰،۷٪ ہے۔

عالم اسلامی میں کام کرنے والوں کی تعداد تقریباً ۳۹۵ ملین ہے یعنی کل آبادی کا ۲۹٪ ہے۔ اسلامی ممالک سے حاصل شدہ معلومات بتاتی ہیں کہ بے روزگاری کا تناسب ۱۹،۲٪ ہے عالم اسلامی کی درآمدات تقریباً ۳۱۴ ارب ڈالر کی تھی، جبکہ برآمدات ۳۵۸ ارب ڈالر کی ہے۔

روابط و تعلقات:

عالم اسلامی میں مختلف مواصلاتی نظام کی عمومیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظام قدیم ہوتے ہوئے بھی سستا ہے جس کی وجہ سے وہ عام ہے وہاں ۲۲۲ ملین ریڈیو سیٹ ہیں جبکہ ۱۰۲ ملین ٹیلی ویژن سیٹ ہیں اور ٹیلی فون ۵۶ ملین سے زائد ہیں اور سب سے کم سیلو ٹیلیفون ہے جو اندازاً ۱۰ ملین سے زائد ہے۔

موجودہ اعداد و بتاتے ہیں کہ عالم اسلامی میں فی ہزار پر ۱۲،۵ کمپیوٹر ہے یہ سب سے

زیادہ بحرین میں ٨٠،٦٦ ہے اس کے بعد متحدہ عرب امارات میں ٧،٦٦ ہے اور قطر میں ٧،٦٢ ہے۔

انٹرنیٹ کے استعمال کرنے کے بارے میں قابل اعتماد اعداد دستیاب نہیں ہیں جو اعداد و شمار حاصل ہوئے ہیں وہ انسانی ترقی کی گائیڈ بک کے ہیں جس نے عالم اسلامی کا بہت کم احاطہ کیا ہے اور جس تیزی سے انٹرنیٹ بڑھ رہا ہے اس سے اس کے پھیلنے کا اندازہ مشکل ہے۔

١٩٩٩ء کی انسانی ترقی کی گائیڈ کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ مواصلاتی ٹکنالوجی سے مستفید ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے یہاں تک اس کی تعداد ٥٠ ملین ہوجائے ریڈیو سیٹ کو عام ہونے ٣٨ سال لگے اور نجی کلکولیٹر کو عام ہونے میں ١٦ سال لگے اور ٹیلی ویژن کو عام ہونے میں ١٣ سال لگے اور انٹرنیٹ کو عام ہونے میں صرف چار سال لگے ہیں۔

طبعی وسائل:

عالم اسلامی میں طبعی وسائل میں سب سے زیادہ پٹرول اور قدرتی گیس ہے، پٹرول تقریباً ١٣ اسلامی ملکوں میں پیدا ہوتا ہے، عالمی پیداوار میں اس کا اوسط ٤٣٪ ہے اور قدرتی گیس ١٢٥ اسلامی ملکوں میں پیدا ہوتی ہے، عالمی پیداوار میں اس کا اوسط ٨٪ ہے اس کے علاوہ عالم اسلامی متعدد دوسرے ذخائر سے مالا مال ہے ان میں معدنیات، پانی، زرخیز زمین ہے۔ عالمی پیداوار کا ٤٧٪ ربڑ ٧ اسلامی ملکوں میں پیدا ہوتا ہے۔

عالم اسلامی کے مسائل و مشکلات

١۔ غربت: ۔ امت مسلمہ کے لئے یہ بڑا چیلنج ہے عالمی سطح پر تقریباً ٣ ارب افراد خط افلاس کے نیچے زندگی گذار رہے ہیں۔

عالم اسلامی میں ٣٧٪ افراد خط افلاس کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں یعنی تقریباً ٥٠٤ ملین افراد دنیا میں خط افلاس سے نیچے زندگی گذارنے والوں میں ان کا تناسب ٣٩٪ ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کی ایک تہائی تعداد جو خط افلاس کے نیچے زندگی گذار رہی ہے وہ عالم اسلامی میں ہے۔

٢۔ انتظامی بدعنوانی:

انتظامی بدعنوانی سے مطلب یہ ہے کہ ذاتی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے عہدہ کا غلط استعمال دنیا کے چند ممالک کو جن اہم مسائل کا سامنا ہے اور خاص طور سے ترقی پذیر ممالک جس میں عالم اسلامی بھی شامل ہے وہ ہے بدعنوانی بین الاقوامی کلیرنس ادارہ نے (یہ ایک غیر سودی ادارہ ہے جس کی نگرانی عالمی بینک کرتا ہے) ٨٥ ملکوں کو سامنے رکھ کر یہ نظام بنایا کہ جن ملکوں میں نظام بہتر ہے اور صاف (کلیر) ہے، اس کے لئے دس پوائنٹ مقرر کیا ہے، اور جہاں نظام خراب اور بدعنوان ہے اس کے لئے صفر مقرر کیا ہے۔ اس فہرست کے مطابق عالم اسلامی کا درجہ وسط میں ہے اس میں ملیشیا کا نظام سب سے بہتر اور صاف ہے اس کے ٥،٣ پوائنٹ ہیں۔ اس کے بعد تونس ہے جس کے ٥ پوائنٹ ہیں اور اردن کا ٤،٧ پوائنٹ ہے، اسلامی ممالک میں نائجیریا ایسا ملک ہے جہاں کا نظام بہتر نہیں ہے اس کے ١،٩ پوائنٹ ہے، ٥،١ انڈونیشیا کے ٢ پوائنٹ ہیں اور پاکستان کے ٢،٧ پوائنٹ ہیں دنیا کے بقیہ ممالک سے موازنہ کیا جائے تو ڈنمارک کے سب سے زیادہ پوائنٹ یعنی دس ہیں، اور فنلینڈ کے ٩ پوائنٹ ہیں، سوئیڈن کے ٩،٥ پوائنٹ ہیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ٧،٥ پوائنٹ کی وجہ سے سترہواں مقام حاصل ہے جبکہ اسرائیل کو ٧،١ پوائنٹ کی وجہ سے انیسواں مقام حاصل ہے۔

آپسی اور اندرونی جھگڑے:

باہمی اور اندرونی جھگڑے اور لڑائیاں عالم اسلامی کی ترقی اور تعاون میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھی جاتی ہے، بہت سے اسلامی ملکوں میں اندرونی اور باہمی لڑائی اور جھگڑے ہیں جیسے افغانستان، الجزائر اور سوڈان، اندرونی لڑائی کی وجہ سے بہت سے وسائل ختم ہو گئے ہیں، اور ان لڑائیوں کی وجہ سے جو چھٹی دہائی سے شروع ہوئی ہے ٦ لاکھ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

اس مختصر اور سرسری پیشکش سے قاری کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ عالم اسلامی میں ترقی کا بحران ہے، بے روزگاری کے تناسب میں اضافہ ہے خط افلاس کے نیچے رہنے والوں کی وجہ متوسط طبقہ دباؤ کا شکار ہے پٹرولیم پیدا کرنے والے یعنی خوشحال ممالک مقروض ہیں۔ یہ پوری تفصیل تنظیم اسلامی کانفرنس کو غور کرنے کے لئے دعوت دیتی ہے کہ عالم اسلامی میں تعمیر و ترقی کے عمل کو تیز کیسے کیا جائے۔

(رسالۃ الاخوان بحوالہ "الجزیرہ")

> **حیا**
>
> بخاری شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے اور بخاری شریف و مسلم شریف ہی میں ہے کہ حیا وہ صفت ہے جس سے ہمیشہ نیکی پیدا ہوتی ہے۔

رائے بریلی میں مسابقۂ خطابت

مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کے فکر و دعوت عام کرنے کی تلقین

● سید محمود حسن حسنی ندوی

٣٠ اگست ٢٠٠١ء کو دار عرفات و مرکز نشر و تحقیق تکیہ کلاں رائے بریلی کے زیر اہتمام دو روزہ "مسابقۂ خطابت" مولانا ڈاکٹر سید محمد اجتباء ندوی صاحب کی صدارت میں اختتام کو پہونچا۔ یہ مسابقہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی فکر و دعوت کے موضوع پر رکھا گیا تھا: اس موقع پر مولانا ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی نے جو کہ دہلی سے خصوصی طور پر اسی لئے تشریف لائے تھے،

اپنی صدارتی تقریر میں ناظم مسابقہ مولانا احمد علی ندوی ڈائریکٹر دار عرفات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا "کہ انھوں نے یہ مسابقہ رکھ کر حضرت مولاناؒ کی فکر و دعوت کو عام کرنے کیلئے ایک بڑا ہی اچھا قدم اٹھایا انھوں نے کہا کہ حضرت مولانا کی شخصیت ہمہ جہت تھی، اور وہ انفرادی شان رکھتے تھے، وہ بیک وقت ایک بڑے مفکر، داعی، مجاہد اور انسانیت کے پیامبر تھے،

انھوں نے اپنی تقریر میں طلباء سے توقعات قائم کرتے ہوئے انھیں ملک و ملت کے لئے کام کرنے کو کہا۔ اور ملک و ملت کیلئے خدمت کی طرف توجہ مبذول کرائی انھوں نے کہا کہ یہی اس تکیہ کا پیغام ہے جو حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا تکیہ ہے اور کہا کہ یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو اس تکیہ میں وقت گذارنے کا موقع ملا۔ انھوں نے کہا کہ آپ ہی ہیں جن سے آئندہ کی توقعات کی جاسکتی ہیں اس لئے کہ مستقبل آپ کا ہے ہمیں امید ہے کہ ملک اور ملت کو آپ ہی فائدہ پہونچائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ اس کام میں علماء و مدارس نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

ڈاکٹر اجتباء ندوی نے مسابقہ کے دونوں پروگراموں کی صدارت کی۔ پہلا پروگرام جو سفلی کا تھا۔ اس میں متعدد مدارس کے طلباء نے حصہ لیا اور اپنے خطابت کے جوہر دکھائے، اکثر طلباء کی تقریریں حضرت مولانا علی میاںؒ اور تحریک پیام انسانیت سے متعلق تھیں طلباء نے نہ صرف اس تحریک کا متعدد پہلوؤں سے جائزہ لیا بلکہ اس کو حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کا ایک عظیم کارنامہ بتایا۔ اس تحریک کی اہمیت اور افادیت اور معاشرہ پر مرتب اس کے گہرے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے اس کو ملک کے لئے سب سے مفید اور مؤثر کام بتایا۔ اور اس تحریک کو عام کرنے اور برادران وطن کے اندر اس کی اہمیت باور کرانے پر زور دیا۔

اس مسابقہ میں جو طبقۂ سفلی کا تھا جو بیس ٢٠ طلباء نے حصہ لیا جن میں تین طلباء انعام کے مستحق قرار پائے، اس مسابقہ کے حکم کے فرائض مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری، مولانا علاء الدین ندوی اور مولانا امین الدین شجاع الدین نے انجام دیئے، جلسہ کی نظامت جناب ظفر اقبال صاحب (رائے بریلی) نے کی۔

مسابقۂ خطابت کی دوسری نشست طبقۂ علیا کی تھی اسمیں ندوۃ العلماء کے صرف ان طلباء نے حصہ لیا جنھیں ندوہ نے منتخب کرکے بھیجا تھا۔ ان کی تعداد نو ٩ تھی طلباء نے جو کہ بھرپور تیاری کے ساتھ حصہ لینے آئے تھے۔ اپنے گہرے مطالعہ اور بہترین صلاحیت کا ثبوت دیتے ہوئے متعین موضوعات پر ایسی تقریریں کیں جو موضوع کا پورا احاطہ کئے ہوئے تھیں پندرہ ١٥ پندرہ ١٥ منٹ ہر ایک طالب علم کو دیئے گئے تھے جو کہ ہر طالب علم کو کم محسوس ہوئے، تقریر کیا ہوتی تھی کہ سماں بندھ جاتا تھا، اور تمام سامعین ہمہ تن گوش سنتے نظر آرہے تھے، پروگرام ایسا زبردست تھا کہ پورے پروگرام کے بیچ سے ایک بھی سامع اٹھتا نظر نہیں آیا، اور ہال کے باہر بھی بہت سے لوگ پورا پروگرام آخر تک کھڑے سنتے رہے طبقۂ علیا کے اس پروگرام کے حکم خود صدر جلسہ مولانا ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی اور مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی تھے۔ اس جلسہ کی نظامت مولانا سید بلال عبد الحی حسنی ندوی نے کی۔

جناب الحاج محمد فاروق (عرف منّے صاحب) کا انتقال

رام پور کے مشہور تاجر بیڑی پھول تاج اور ۵۰۰ نمبر کے مالک جناب الحاج محمد فاروق صاحب کا ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۵؍ اگست سنہ ۲۰۰۱ء کو انتقال ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم دیندار، غریب پرور، مرنجاں مرنج طبیعت کے حامل، کم گو اور علمی آدمی تھے۔ مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ گرفتہ اور ندوۃ العلماء سے والہانہ تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولاناؒ کی رحلت کے بعد حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم سے وہی ربط و تعلق قائم رکھا تھا۔ دینی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے، اپنے گھر پر بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے "مدرسۃ الجنۃ" کے نام سے ادارہ قائم فرمایا تھا۔ اور جامعۃ المعارف رامپور کے اہم ذمہ داروں میں تھے، پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۷ بچے اور دو بچیاں ہیں۔

آپ کے دو بچے ندوہ میں زیر تعلیم رہے، اور تعلیم مکمل کی، اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ ادارہ تعمیر حیات پسماندگان کے لئے تعزیت پیش کرتے ہوئے قارئین تعمیر حیات سے مغفرت کی دعا کی امید رکھتا ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاںؒ کی عربی تصنیفات

مطبوعہ بیروت

۱۔ فی مسیرۃ الحیاۃ ۱۔۳	700/=	(۲) ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین	275/=
۳۔ النبوۃ والانبیاء	150/=	(۴) تاملات فی القرآن الکریم	110/=
۵۔ روائع اقبال	130/=	(۶) الطریق الی المدینۃ	100/=
۷۔ الصراع بین الایمان والمادیۃ	75/=	(۸) ربانیۃ لا رھبانیۃ	75/=
۹۔ صورتان متضادتان	20/=	(۱۰) واامعتصماہ	5/=
۱۱۔ سوانح مفکر اسلامؒ (عربی)	115/=	(اردو)	130/=

:- ملنے کا پتہ :-

مکتبۂ حراء ندوہ روڈ ٹیگور مارگ لکھنؤ ۲۲۶۰۰۷ (یو۔پی)

پوسٹیج بذمہ ادارہ ——— پوسٹیج بذمہ ادارہ

آخری نشست تقریب انعامات کی تھی جو مولانا ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی کے ذریعہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر ڈائرکٹر دارِ عرفات مولانا سید احمد علی حسنی ندوی نے انعام کے مستحقین طلباء کو انعام کی وصولیابی کے لئے دعوت دی، علیا میں اول درجہ حاصل کرنے والے ندوۃ العلماء میں درجہ تخصص ادب اول کے طالب علم محمد فرمان نیپالی کو اوّل انعام نقد (۱۵۰۰) پندرہ سو روپئے اور ایک قیمتی شیلڈ دی گئی۔ دوم آنے والے درجہ تخصص ادب دوم کے طالب علم محمد سلمان نسیم کو ایک ہزار روپئے ۱۰۰۰/- نقد دیئے گئے۔ اور سوم آنے والے درجۂ فضیلت اول (شریعہ) کے طالب علم آصف انتظار کو نو سو روپئے ۹۰۰/- نقد دیئے گئے۔ محمد فرمان نیپالی جنھوں نے پہلا درجہ حاصل کیا ان کا موضوع "مسلم ممالک میں اسلامیت و مغربیت کی کشمکش اور اس کے اسباب و علاج مولانا علی میاں ندویؒ کی نظر میں" تھا۔ جبکہ سلمان نسیم کی تقریر کا عنوان "حضرت مولانا علی میاںؒ کی سیرت نگاری کا تقابلی مطالعہ تھا" اور آصف انتظار کا عنوان تھا "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب" تھا۔ انھیں مذکورہ موضوعات پر شیخ احتشام الدین محمد مجیب الرحمٰن، محمد نعمان بھٹکلی، محمد نفیس خاں محمد اسعد، انیس الرحمٰن، صاحبان نے بھی تقریریں کیں۔

طبقۂ سفلیٰ میں ندوۃ العلماء کے درجۂ ہشتم عربی کے طالب علم برکات احمد کو اوّل انعام نقد ۱۳۰۰/- تیرہ سو روپئے اور شیلڈ دی گئی جبکہ محمد ہارون جامعہ سید احمد شہید کٹولی

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مختصر عالمی خبریں

معید اشرف ندوی

● سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبد العزیز آلِ سعود نے حال ہی میں سعودی شہر الخبر میں سلطان سائنس سینٹر کا سنگ بنیاد رکھا ہے یہ سینٹر سعودی عرب کی سائنسی ترقی اور سعودی نوجوانوں کو سائنس کی طرف راغب کرنے میں اہم رول ادا کرے گا۔

یہ سینٹر خلیج عرب کے ساحل پر واقع ہے جس کی عمارتوں کا رقبہ ۲۱ ہزار سات سو مربع میٹر ہے اس میں سینٹرل ہال، سائنسی ہال سائنس باغ نمائشی ہال، رصدگاہ ٹیکنیکل خدمات انتظامی دفاتر اور سائنٹفک نمائش گاہوں کی عمارتیں قابل ذکر ہیں، واضح رہے کہ سینٹر میں سائنس اور جدید ٹکنالوجی کے تجربات اور مشاہدات کی تمام سہولتیں مہیا ہوں گی۔

یہ سینٹر شہزادہ سلطان بن عبد العزیز کے ذاتی صرفہ اور دلچسپی سے قائم کیا گیا ہے اس سے پہلے وہ اپنے ذاتی صرفہ سے ایک عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا شائع کرکے اپنی علم دوستی کا ثبوت پاچکے ہیں۔

اس انسائیکلو پیڈیا میں تقریباً سبھی اسلامی علوم و معارف اور حقائق پر معلومات جمع کردی گئیں ہیں۔ اس میں یہودی اور عیسائی مؤرخین و محققین کی تمام سازشوں کو بے نقاب کیا ہے۔ توقع کی جارہی ہے کہ شہزادہ موصوف کا قائم کردہ یہ سینٹر سعودی عرب کے ساتھ عالم اسلام کی بھی خدمات کا ایک ذریعہ ثابت ہوگا۔

● افغانستان کے امیر ملا محمد عمر نے واضح طور پر کہا ہے کہ مغرب کی طرف سے طالبان پر منشیات کے فروغ، عورتوں کے حقوق کی پامالی اور تعلیم پر پابندیوں کے الزامات غلط ہیں جس ملک میں سگریٹ نوشی پر پابندی ہو وہ کس طرح منشیات کو فروغ دے سکتا ہے ہیروئن کلچر اور کلاشنکوف کلچر امریکہ کی سی آئی اے نے پھیلایا ہے افغانستان میں عورتوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق مکمل طور پر حقوق اور آزادی حاصل ہے اور ان کے تعلیمی ادارے بھی قائم ہیں۔ البتہ بے پردگی اور فحاشی کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی ہماری عورتیں اس کو پسند کرتی ہیں۔

● امریکہ نے سنہ ۲۰۰۰ء میں پوری دنیا میں فروخت ہونے والے اسلحے کا ۵۰ فیصد سے زائد خود فروخت کیا، ہتھیاروں کی عالمی فروخت میں گذشتہ برس ۸ فیصد اضافہ ہوا ہے، نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکی کانگریس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں کل ۹ء۳۶ ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت ہوا جس میں امریکہ نے ۶ء۱۸ ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا۔ امریکہ نے زیادہ تر اسلحہ ترقی یافتہ ممالک کو فروخت کیا۔ رپورٹ کے مطابق روس نے ۷ء۷ ارب ڈالر فرانس نے ۴ء۳۲ ارب ڈالر جرمن نے ۱ء۱ ارب ڈالر برطانیہ نے ۶۰ کروڑ چین نے ۴۰ کروڑ جبکہ اٹلی نے ۱۰ کروڑ ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا۔

کتب برائے تبصرہ

تبصرہ کے لئے براہ کرم کتاب کے دو نسخے ارسال کریں صرف ایک کتاب بھیجنے کی صورت میں تبصرہ شائع نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کتاب واپس کرنے کی ذمہ داری ادارہ پر ہوگی (ادارہ)

ندوۃ العلماء کا وفد قاہرہ میں

۲۲؍ اگست ۲۰۰۱ء کو عالمی رابطہ ادب اسلامی کے مجلس امناء کے جلسہ میں شرکت کے لئے ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ کی قیادت میں ایک وفد قاہرہ گیا اس وفد میں مہتمم دار العلوم مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی اور مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی عمید کلیۃ اللغۃ العربیۃ شامل تھے۔ یہ تینوں حضرات عالمی رابطہ ادب اسلامی کے بنیادی رکن ہیں۔ رابطہ کے صدر ڈاکٹر عبد القدوس ابو صالح نے یہ جلسہ انتظامی امور پر غور کرنے کے لئے طلب کیا تھا۔ وفد نے مصر کے دوران قیام وہاں کے ممتاز دینی و علمی اداروں کو دیکھا، وفد میں دار العلوم ندوۃ العلماء کے استاذ مولانا نذر الحفیظ ندوی ازہری بھی شریک تھے۔ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب مجلس امناء کے جلسہ میں شرکت کرکے مصر سے لکھنؤ واپس تشریف لے آئے تھے، باقی حضرات عمرہ و زیارت کی سعادت حاصل کرکے ۴؍ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ممبئی و ناگپور ہوتے ہوئے بخیریت واپس ہوئے۔ ناگپور کی حاضری داعی الی اللہ مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب مدظلہ کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کے لئے تھی۔

تفصیلات انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کی جائیں گی۔

مطالعہ کی میز

تبصرے کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

● محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

نام کتاب : ارمغان نعت
مرتب : دینیہ اکاڈمی
صفحات : ۸۸، سائز $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$ قیمت بیس ۲۰ روپے
ملنے کا پتہ :۔ دینیہ اکاڈمی، مدرسہ دینیہ غازی پور (یوپی)

یہ حقیقت ہے کہ نعت کہنا آسان نہیں ہے اچھی نعت وہی شاعر کہہ سکتا ہے جو سچا عاشقِ رسول بھی ہو اور عقیدہ کی سلامتی بھی اسے حاصل ہو۔ "ارمغان نعت" کی نعتوں کے لکھنے والے شاعروں کی یہی خصوصیت ہے کہ وہ ان دونوں اوصاف کے حامل ہیں، اس مجموعہ میں پہلے حضرت فاطمہؓ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، امیر خسروؒ، مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، علامہ شبلی نعمانیؒ علامہ سید سلیمان ندویؒ کی نعتوں کو نقل کیا گیا ہے، اس کے بعد اکبر الٰہ آبادیؒ، علامہ اقبالؒ، قاری صدیق احمد ثاقب باندویؒ، مولانا ابوالحسن صدیقی غازی پوریؒ، زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنویؒ اور مولانا محمد ثانی حسنیؒ کے نعتیہ کلام کا انتخاب پیش کیا گیا ہے، اس کے علاوہ متعدد قدیم و جدید شعراء کی نعتیں بھی شامل کی گئی ہیں جس سے قارئین کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ زیر نظر بزم منقبتِ رسولؐ میں کیسے کیسے محبانِ رسولؐ کی عشق میں ڈوبی ہوئی ایسی نعتوں کو جمع کر دیا گیا ہے جن میں بال برابر بھی حدود سے تجاوز نہ ہوا۔

توقع ہے کہ اس کاوش کی قدر کی جائے گی۔ اور "ارمغانِ نعت" ہر گھر اور ہر دل میں جگہ پائے گا۔

نام کتاب : مضامین مقبول
مصنف : مقبول احمد
صفحات : ۲۹۸، سائز $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$، قیمت ۲۰۰/= روپئے
ملنے کا پتہ :۔ دار المصنفین، شبلی اکیڈمی اعظم گڈھ۔

جناب مقبول احمد صاحب (کلکتہ) ایک ماہر ڈاکٹر ہونے کے علاوہ اسلامیات کا اچھا مطالعہ رکھنے کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک ہمدرد انسان بھی ہیں

زیر نظر کتاب انھیں کے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں انھوں نے ملک و ملت کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے دینی، تعلیمی، اصلاحی، اور سیاسی مسائل و موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

یقین ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والے افراد اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں گے،

نام کتاب : نظام تربیت
تالیف : محمد اسمٰعیل صادق بلاسپوری
صفحات : ۱۲۸، سائز $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$، قیمت درج نہیں
ملنے کا پتہ :۔ فلاح دارین بک ڈپو بلاسپور ضلع مظفر نگر (یوپی)

پیش نظر کتاب میں ایمان و اسلام کا مطلب نیت کا مفہوم، وضو، غسل، تیمم اور نماز کا طریقہ، مرد و عورت کی نماز کا فرق، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، عیدین اور میت کے احکام بتلائے گئے ہیں، اسی کے ساتھ سیرتِ پاکؐ پر بھی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح عام مسلمانوں کے لئے یہ کتاب مفید بن گئی ہے لیکن کتاب کے نام اور اس کے موضوعات میں کوئی ربط نہیں ہے، اگر اس کا نام "اسلامی تعلیم" "دین کے ضروری احکام" ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔

باری تعالیٰ اس کی نافعیت کو عام فرمائے۔

نام کتاب : روشنی ہی روشنی
شاعر : سعید النظفر وسیم
صفحات ۱۹۶، سائز $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$ قیمت پچاس روپئے
ملنے کا پتہ : شائستہ پبلیکیشنز سیدواڑہ فتح پور (یوپی)

زیر نظر مجموعہ حمد و مناجات اور نعت پر مبنی ہے جس میں جناب سعید النظفر وسیم صاحب نے بارگاہ الٰہی میں جہاں اپنے عجز و انکسار کا اظہار کیا ہے وہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی عقیدتوں کا نذرانہ بھی پیش کیا ہے لیکن نعت رسول کہنے میں بہت سی جگہوں پر مقام رسالت کی حدوں کو پار کر گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عقیدۂ توحید اور مقام رسالت کے فرق و امتیاز سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں۔

نبی کا سنگِ در ہے اور میں ہوں
خمیدہ میرا سر ہے اور میں ہوں

یہ مانا مجھ میں گویائی نہیں ہے
نبی سے التجا کرتا رہوں گا۔

یہ اور اس طرح کے متعدد اشعار ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں۔

کتاب کے آخر میں سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروقِ اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی مرتضیٰؓ اور سیدنا حضرت حسینؓ کی خدمت میں بڑے پیارے انداز میں منقبت کا ہدیہ پیش کیا ہے،

امید ہے کہ آئندہ سعید النظفر وسیم صاحب مقام توحید و مقام رسالت کے فرق و امتیاز کو ملحوظ رکھ کر نعتیں لکھیں گے۔۔

قارئین تعمیر حیات سے گذارش

یہ بات ادارہ تعمیر حیات کے لئے باعث مسرت ہے کہ قارئین تعمیر حیات اپنے خطوط میں رسالہ سے دلچسپی، اس کی افادیت اور بعض حضرات بڑی شیفتگی کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور سرخ نشان یا مطالبہ کا خط ملنے پر جلد رقم بھیجنے کی فکر کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ ہمارے بہت سے قارئین اپنے دوست و احباب کو بھی اس کے مطالعہ اور خریداری کی طرف توجہ دلا کر اس نیک اور دعوتی کام میں اپنا حقیقی تعاون پیش کرتے ہیں، جیسا کہ ہمارے قارئین کو اندازہ ہوگا۔ تعمیر حیات کوئی کاروباری صحافت نہیں ہے بلکہ خالص دعوتی اور موجودہ عہد میں امت مسلمہ کے لئے درپیش خطرات سے باخبر رکھنے کا ایک مثبت اور تعمیری رسالہ ہے جو نقصان کی پرواہ کئے بغیر اپنا فریضہ ادا کر رہا ہے، لیکن ادھر دو ماہ سے ڈاک خرچ میں دو گنا اضافہ ہو گیا ہے اور کاغذ بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے ——— لہٰذا ادارے کے ذمہ داروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی قیمت میں کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

یہ اضافہ جتنا کم سے کم ہونا ضروری ہے وہ فی شمارہ ایک روپیہ مزید ہے یعنی چھ روپئے کے بجائے سات روپئے۔

لہٰذا رسالہ کے سال نو یعنی نومبر ۲۰۰۱ء سے ایک پرچہ کی قیمت 7/- روپئے اور سالانہ قیمت 150/- روپئے کر دی گئی ہے۔ اسی حساب سے اشتہار اور ایجنسی میں اضافہ ہو گیا ہے، امید ہے کہ ہمارے قارئین و اشتہار دینے والے حضرات دین کی خدمت اور کارِ ثواب سمجھ کر اپنا تعاون جاری رکھیں گے۔

جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے وہ اگر بطور مالی تعاون اس خالص دینی دعوتی، اور امت میں بیداری پیدا کرنے والے رسالہ میں حصہ لیں تو ان کے لئے صدقۂ جاریہ سے کم نہ ہوگا۔ الحمدللہ اس سے ہزاروں ہزار افراد اور دور دراز ملکوں کے لوگوں کو فائدہ پہونچ رہا ہے۔

اضافہ کی تفصیلات

۱:۔ فی شمارہ	Rs:- 7/=
۲:۔ سالانہ زر تعاون	Rs:- 150/=
۳:۔ ششماہی	Rs:- 80/=
۴:۔ غیر ملکی فضائی ڈاک سے	Rs:- 1500/=
۵:۔ " " بحری " "	Rs:- 900/=

نرخ اشتہار

۱:۔ رنگین صفحہ (پشت پر)	Rs: 50/=	فی سینٹی میٹر فی کالم
۲:۔ اندرون صفحہ	Rs: 40/=	" " "

ایجنسی: فی کاپی Rs: 15/= پیشگی بطور ضمانت ادا کرنی ہوگی۔

(ادارہ)